

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

مہجرت و عظمت
رسول اللہ ﷺ

ہفت روزہ
ختم نبوت

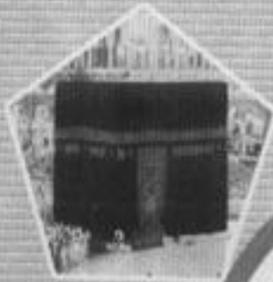
INTERNATIONAL KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI
URDU WEEKLY PAKISTAN

جلد: ۲۵
کیم تا ۱۰ ربیع الاول ۱۴۲۷ھ مطابق کیم تا ۱۰ اپریل ۲۰۰۶ء
شمارہ: ۱۳

توہینِ رسالت اور
گستاخانِ رسول کا انجام

چہرچ کار سالہ اور تارو کے انصابِ تعلیم

تہذیبی تصادم کی راہ کون چھوڑ کر رہے؟



شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

آپ کے مسائل

میں ان پر مقدمہ دائر کر دیا اور قاضل جج نے ان قادیانیوں کی ضمانت کو مسترد کرتے ہوئے انہیں جیل بھیج دیا۔ اب عرض یہ ہے کہ وہاں کے مسلمان وکلاء صاحبان ان قادیانیوں کی بیروی کر رہے ہیں اور چند پیسوں کی خاطر ان کے ناجائز عقائد کو جائز کرنے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ ان وکلاء صاحبان میں ایک سید ہے۔ برائے کرم قرآن اور احادیث نبوی کی روشنی میں تفصیل سے تحریر فرمائیں کہ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی رو سے ان وکلاء صاحبان کا کیا حکم ہے؟

ج:..... قیامت کے دن ایک طرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیمپ ہوگا اور دوسری طرف مرزا غلام احمد قادیانی کا۔ یہ وکلاء جنہوں نے دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف قادیانیوں کی وکالت کی ہے قیامت کے دن مرزا غلام احمد قادیانی کے کیمپ میں ہوں گے اور قادیانی ان کو اپنے ساتھ دوزخ میں لے کر جائیں گے۔ واضح رہے کہ کسی عام مقدمے میں کسی قادیانی کی وکالت کرنا اور بات ہے لیکن شعائر اسلامی کے مسئلہ پر قادیانیوں کی وکالت کے معنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مقدمہ لڑنے کے ہیں۔ ایک طرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہے اور دوسری طرف قادیانی جماعت ہے۔ جو شخص دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں قادیانیوں کی حمایت اور وکالت کرتا ہے وہ قیامت کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل نہیں ہوگا خواہ وہ وکیل ہو یا کوئی سیاسی لیڈر یا حاکم وقت۔

قادیانیوں کی دعوت اور اسلامی غیرت:

ج:..... ایک ادارہ جس میں تقریباً پچیس افراد ملازم ہیں اور ان میں ایک قادیانی بھی شامل ہے اور اس قادیانی نے اپنے قادیانی ہونے کا برملا اظہار بھی کیا ہوا ہے اب وہی قادیانی ملازم اپنے ہاں بچے کی پیدائش کی خوشی میں تمام اسٹاف کو دعوت دینا چاہتا ہے اور اسٹاف کے کئی ممبران اس کی دعوت میں شریک ہونے کو تیار ہیں جبکہ چند ایک ملازمین اس کی دعوت قبول کرنے کو تیار نہیں کیونکہ ان کے خیال میں چونکہ جملہ قسم کے مرزائی مرتد دائرہ اسلام سے خارج اور واجب القتل ہیں اور اسلام کے نعدار ہیں اس لئے ایسے مذہب سے تعلق رکھنے والوں کی دعوت قبول کرنا درست نہیں۔ آپ برائے مہربانی قرآن و سنت کی روشنی میں اس کی وضاحت کر دیں کہ کسی بھی قادیانی کی دعوت قبول کرنا ایک مسلمان کے لئے کیا حیثیت رکھتا ہے؟ تاکہ آئندہ کے لئے اسی کے مطابق لائحہ عمل تیار ہو سکے۔

ج:..... مرزائی کافر ہونے کے باوجود خود کو مسلمان اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر اور حرا مزادے کہتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا کہنا ہے کہ: ”میرے دشمن جنگلوں کے سور ہیں اور ان کی عورتیں ان سے بدتر کتیاں ہیں۔“ جو شخص آپ کو کتا، خنزیر، حرا مزادہ اور کافر یہودی کہتا ہو اس کی تقریب میں شامل ہونا چاہئے یا نہیں؟ یہ فتویٰ آپ مجھ سے نہیں بلکہ خود اپنی اسلامی غیرت سے پوچھئے۔

قادیانی نواز وکلاء کا حشر:

ج:..... کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ ایک علاقہ میں قادیانیوں نے کلہ طیبہ کے پوسٹراپنی دکانوں پر لگا کر کلہ طیبہ کی توہین کی اس حرکت پر وہاں کے علماء کرام اور غیرت مند مسلمانوں نے عدالت

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری
 خطیب کستان قاضی احسان احمد شجاع آبادی
 مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد عثمانی باندھری
 منتظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر
 نعت العصر مولانا سید محمد یوسف بوری
 فاتح قادیان حضرت اللہ س مولانا محمد حیات
 مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود
 حضرت مولانا محمد شریف باندھری
 بانیین حضرت بوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن
 شہداء اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
 بیعت اسلام حضرت مولانا عبد الرحیم اشعر
 شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خان



ختم نبوت

جلد 25 شماره 13 یکم مارچ 2006ء تا 15 اپریل 2006ء

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صادا برکاتہم
 حضرت مولانا رفیق حسین صادا برکاتہم

مدیر

مولانا شہدائے

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد سلیم مولانا

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن باندھری

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عزیز الزراق اسکند
 علامہ احمد میاں حمادی
 صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
 صاحبزادہ طارق محمود
 مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
 مولانا قاضی احسان احمد

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
 قلمی مشیر: شہت علی حبیب ایڈووکیٹ
 کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان
 منظرہ احمد منیڈ ایڈووکیٹ

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: 1390-الر
 یورپ، افریقہ: 1450- ڈالر۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات،
 بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: 120 امریکی ڈالر
 زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: 6 روپے۔ ششماہی: 145 روپے۔ سالانہ: 350 روپے
 چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور
 اکاؤنٹ نمبر: 2-927 لاہور بینک، خوری ٹاؤن براچ کراچی پاکستان ارسال کریں

اس شمارے میں

3	اداریہ	چرچ کارسار اور تاروے کا نصاب تعلیم
6	مولانا محمد زاہر	تہذیبی تصادم کی راہ کون ہموار کرے؟
8	مفتی عبدالرؤف سکھری	توجین رسالت اور گستاخان رسول کا انجام
10	مولانا مفتی عبدالستار	علم اور اصلاح
12	قاری محمد منیب جالندھری	عبادت و عظمت رسول ﷺ
21	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	توحید ناموس رسالت کو نشان ملتان
23	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	ختم نبوت کا نظریں ملتان

لندن آفس:

35, Stockwell Green,
 London, SW9 9HZ U.K.
 Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضور باغ روڈ، ملتان

فون: 4583486-4514122 فیکس: 4542277

Hazori Bagh Road, Multan

Ph: 4583486-4514122 Fax: 4542277

راہطدفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایکے چار روڈ کراچی فون: 248-3324 فیکس: 248-3320

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)

Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi.

Ph: 2780337 Fax: 2780340

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شان رسالت میں گستاخی

چرچ کارسالہ اور ناروے کا نصابِ تعلیم

یورپی اخبارات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کے بعد عام طور پر یہ کہا جاتا رہا اور پوری مسلم دنیا ہی نہیں بلکہ غیر مسلم ممالک کو بھی یہ باور کرانے کی کوشش کی گئی کہ یہ سب کچھ نادانستگی میں ہوا اور یہ کہ ان یورپی ممالک کی حکومتوں کو اس کا پہلے سے اندازہ نہیں تھا کہ اس قسم کی گستاخانہ باتیں وقوع پذیر ہوتی ہیں۔ حالانکہ حالات و واقعات یہ ثابت کر رہے ہیں کہ یہ سب دیدہ و دانستہ ہو رہا ہے بلکہ خاصے عرصے سے ایک منظم منصوبہ بندی کے تحت ہو رہا تھا، لیکن مسلم دنیا اس سے بے خبر تھی۔ ناروے کے نصابِ تعلیم کی مثال سامنے ہے کہ ناروے میں چھٹی جماعت کے نصاب میں توہین آمیز خاکے بنانے کی نہ صرف یہ کہ ترغیب دی گئی ہے بلکہ یہ توہین آمیز خاکے بنانا تعلیم کا ایک حصہ ہے۔ اس سلسلہ میں اخبارات میں شائع ہونے والی خبر ملاحظہ فرمائیے:

”ناروے: نعوذ باللہ“ حضور کے خاکے بناؤ“

چھٹی جماعت کے نصاب میں مشق شامل کر دی گئی

اوسلو (این این آئی) ناروے میں چھٹی جماعت کی نصابی کتب میں ایک مشق شامل کی گئی ہے جس میں طلباء سے کہا گیا ہے کہ وہ (نعوذ باللہ) حضرت محمد کے خاکے بنائیں۔ نارویجن اخبار ”وے گے“ کے مطابق درامن ڈسٹرکٹ میں کونیر وڈ نامی اسکول کے ایک استاد گند سکور ونگ کی حیرت کی انتہا اس وقت نہ رہی جب اس نے چھٹی کلاس کی سوشیا لوجی کی کتاب میں ایک مشق دیکھی جس میں طلباء سے کہا گیا تھا کہ وہ نبی اکرم کی زندگی کے بارے میں خاکے بنائیں۔ گند سکور ونگ نے فوری طور پر پیریڈ ختم کر کے گیارہ سے بارہ سال کے بچوں کو وقت سے پہلے لٹچ کے وقفے کے لئے بھیج دیا۔ ”وے گے“ نے جب اس سلسلے میں وزارتِ تعلیم کے انفارمیشن انچارج ایگل کنڈسن سے رابطہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ کتاب میں شامل مواد کے بارے میں پبلشرز اسکول انتظامیہ اور لوکل گورنمنٹ کی انتظامیہ فیصلہ کرتے ہیں۔ گند سکور ونگ نے اخبار کو بتایا کہ خاکوں پر پیدا شدہ تنازعے کے تناظر میں ایسے مواد کا نصابی کتب میں شامل ہونا انتہائی مایوس کن ہے۔“

(روزنامہ خبریں کراچی ۲۳/مارچ ۲۰۰۶ء)

ایک طرف تو یہ کہ ناروے میں توہین رسالت کو نصابِ تعلیم کا حصہ بنا دیا گیا ہے اور دوسری طرف ہمارے نصابِ تعلیم کو سیکولر بنا کر ہمارے دلوں سے حب رسول کو نکالنے کی سازش کی جا رہی ہے۔ توہین رسالت پر مشتمل یہ نصابِ تعلیم نہ معلوم کتنا عرصے سے ناروے ہی نہیں یورپ کے کتنے ممالک میں پڑھایا جا رہا ہے؟ اس کا کچھ اندازہ نہیں، لیکن اس سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ یہ سب کچھ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ہو رہا ہے اور یورپ میں موجود ابو جہل، ابولہب، عبد اللہ بن ابی اور امیہ بن خلف کے غیر اخلاقی فرزند یہودیوں کی روش پر چلتے ہوئے امت مسلمہ کے مذہبی جذبات کو کچل دینا چاہتے ہیں۔

دوسری طرف یہ انکشاف یقیناً آپ کے لئے حیران کن ہوگا کہ درحقیقت عیسائی مذہبی دنیا خود تو بین رسالت کے ان واقعات کا ارتکاب کروا رہی ہے۔ اس کے ثبوت کے طور پر ہم ویلز (برطانیہ) کے چرچ کے رسالہ "Y Llan" کو پیش کرتے ہیں جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرضی خاکے کو دوبارہ شائع کئے ہیں۔ اس سلسلہ میں برطانیہ سے شائع ہونے والے روزنامہ ٹیلی گراف اور گارڈین کی خبر کا خلاصہ درج ذیل ہے:

"چرچ سے ویلز زبان میں شائع ہونے والے رسالہ "Y Llan" کے ایڈیٹر اور سینئر پادری میورگ لائیڈ ویلز نے فرانس کے اخبار "Le Soir" میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے توہین آمیز خاکے اپنے رسالہ "Y Llan" میں دوبارہ شائع کر کے توہین رسالت کا ارتکاب کیا۔ رسالہ میں (نعوذ باللہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بادل پر خدا تعالیٰ اور بدھا کے ساتھ بیٹھے ہوئے دکھایا گیا ہے اور خدا تعالیٰ اور بدھا کو آپ سے یہ کہتے ہوئے دکھایا گیا ہے کہ: "شکایت نہ کرو! یہاں ہم سب کے خاکے بنائے گئے ہیں۔" آرج بئشپ آف ویلز ہیری مورگن نے بی بی سی کو بتایا کہ ان خاکوں کی اشاعت "فیصلی کی غلطی" ہے۔ چرچ کے ترجمان سیان برانچ کا کہنا ہے کہ اس سلسلہ میں تحقیقات ہو رہی ہیں۔"

(دی گارڈین ۲۲/مارچ ۲۰۰۶ء)

عیسائی مذہبی دنیا اور عام عیسائیوں کا یہ گٹھ جوڑا اب ایک کھلی حقیقت بن چکا ہے ورنہ یہ ناممکن تھا کہ پوری دنیا میں جن خاکوں کی اشاعت کے خلاف سخت رد عمل سامنے آچکا ہو مارچ کے مہینہ میں ایک چرچ کا رسالہ جو ایک پادری کی زیر ادارت شائع ہوتا ہے وہ ان توہین آمیز خاکوں کو دوبارہ شائع کر دے۔ اگر عیسائی دنیا اور عام عیسائیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی پر مشتمل اپنا رویہ فی الفور ترک نہ کیا تو کہیں ایسا نہ ہو کہ مسلمان دنیا بھر سے عیسائیوں کو منانے اور گستاخ رسول سے اللہ تعالیٰ کی دھرتی کو پاک کرنے پر نائل جائیں۔ اس صورت میں حالات کی تمام تر ذمہ داری مکمل طور پر عیسائی دنیا عیسائی مذہبی پیشواؤں اور ان کے پیروکاروں پر عائد ہوگی۔ ہم حکومت پاکستان سے بھی درخواست کریں گے کہ وہ ان واقعات کے تسلسل کے پس پردہ سازش کا ادراک کرتے ہوئے پاکستان میں توہین رسالت کے سدباب کی ہر ممکن کوشش کرے اور توہین رسالت کے قانون کے نفاذ کو یقینی بنائے۔ توہین رسالت کے ارتکاب پر سزائے موت کی حمایت صرف علمائے کرام اور عام مسلمان ہی نہیں بلکہ ماہرین قانون بھی کرتے ہیں جبکہ بعض بد بخت اب بھی توہین رسالت کے قانون کی عبارت پر اعتراض کرتے ہیں اور توہین آمیز خاکے شائع کرنے والے ممالک کی حمایت کرتے ہوئے ان کے پرچم نذر آتش کرنے کو غیر تہذیبی اقدام قرار دیتے ہیں ملاحظہ فرمائیے:

"توہین رسالت قانون درست ہے حضور نے فرمایا گستاخ رسول خانہ کعبہ کی دیواروں سے لپٹ جائے تو بھی معافی کا حقدار نہیں: بابر اعموان
قانون کی عبارت ٹھیک نہیں: آئی اے رحمن

لاہور (مانیٹرنگ ڈیسک) سینیٹر اور ماہر قانون بابر اعموان نے..... کہا کہ توہین رسالت کا قانون درست ہے اور وہ اس قانون کے حمایتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فتح مکہ کے موقع پر حضور نے عام معافی کا حکم دیا تھا لیکن گستاخان رسول (کے) بارے (میں) فرمایا تھا کہ اگر یہ خانہ کعبہ کی دیواروں سے بھی لپٹے ہوئے ہوں تو بھی یہ معافی کے حقدار نہیں ہیں۔ ڈائریکٹر ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کے عہدیدار آئی اے رحمن نے کہا کہ توہین آمیز خاکے شائع کرنے والے اخبارات کے ممالک کے پرچم نذر آتش کرنا غیر تہذیبی اقدام ہے۔ توہین رسالت پر سزا ہونی چاہئے لیکن توہین رسالت قانون کی عبارت ٹھیک نہیں۔"

(روزنامہ خبریں کراچی ۲۲/مارچ ۲۰۰۶ء)

اس سے واضح ہوتا ہے کہ ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان درحقیقت مغربی مفادات کا گمراہ توہین آمیز خاکے شائع کرنے والے ممالک کا گناہ اور پاکستان میں توہین رسالت کے قانون کا سب سے بڑا مخالف ہے۔ ہم گزشتہ ادارہ میں حکام اور ممبران پارلیمنٹ کے نام ایک کھلے خط میں مطالبہ کر چکے ہیں کہ پاکستان میں اس قسم کی جماعتوں پر پابندی عائد کی جائے جو توہین رسالت کے قانون کے خلاف ہرزہ سرائی کرتی ہیں اس لئے ضروری ہے کہ ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کو فی الفور کا عدم قرار دیا جائے اور اس کے رہنماؤں کو پابند بنایا جائے کہ وہ توہین رسالت کے قانون کے خلاف ہرزہ سرائی سے گریز کریں۔

تہذیبی تصادم کی راہ

کون ہموار کر رہا ہے.....؟

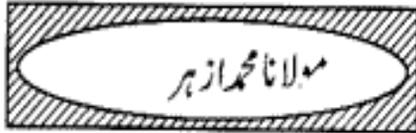
ڈنمارک سمیت دیگر مغربی ممالک میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف امت مسلمہ کا عالمی احتجاج جاری ہے۔ مراکش سے انڈونیشیا تک تمام مسلمانوں نے ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے متحدہ بیجان ہو کر اس حقیقت کو ایک مرتبہ پھر اجاگر اور نمایاں کر دیا ہے کہ:

خاص ہے ترکیب میں تو مرسول ہاشمی ﷺ

مغربی اخبارات کا توہین رسالت پر مبنی اس قابل نفرت مواد اور خاکوں کو آزادی اظہار کا نام دینا اور ڈنمارک کے اخبارات حکومت اور بد بخت کارٹونسٹ کا اس ہرزہ سرائی پر معافی مانگنے سے انکار کرنا یورپ کی اسلام دشمنی، تعصب اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے بارے میں کج فہمی اور بد فکری کا غماز ہے۔ متعلقہ اخبارات کے ایڈیٹروں کا اظہار افسوس و ندامت اور معافی مانگنے سے انکار ظاہر کرتا ہے کہ معاملہ صرف آزادی اظہار کا نہیں بلکہ عیسائیوں اور اہل مغرب کے دلوں میں اسلام، حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے بارے پائے جانے والی عصیت، تنگ نظری اور بے انصافی کا ہے۔

جہاں تک آزادی اظہار کی بات ہے دنیا کے کسی ملک یا عالمی قانون میں حق مطلق نہیں ہے تہذیب اور جمہوریت کے مدعی ممالک نے بھی اظہار کی آزادی پر اپنے مذہب و معاشرے کے

مقصد میں کچھ حدود اور پابندیاں عائد کر رکھی ہیں تاکہ ان کی تہذیبی سماجی اور معاشرتی اقدار و تقار کو کوئی خطرہ لاحق نہ ہو حال ہی میں روزنامہ جنگ میں شائع ہونے والے ایک مضمون میں بتایا گیا ہے کہ بہت سے یورپی ممالک میں عالمی جنگ کے تاحی سے انکار ایک جرم تصور کیا جاتا ہے۔ آسٹریا، 'ہیلمینگیم'، چیک ریپبلک، فرانس، جرمنی، اسرائیل، ایتھوپیا، پولینڈ، رومانیہ، سلواکیہ اور سوئٹزر لینڈ میں ایک فوج داری جرم ہے جس کی سزا جرموں اور قید کی صورت میں دی جاتی ہے اس سلسلہ کی تازہ ترین نظیر برطانوی ماہر تاریخ ڈیوڈ آر ونگ کی گرفتاری



ہے جس نے "ہولوکاسٹ" کو فرضی کہانی قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ سرے سے ہوا ہی نہیں اور نہ ہی اتنی تعداد میں یہودیوں کا قتل ممکن تھا۔

امریکا آزادی اظہار کا پُر جوش حامی ہے مگر اس کی متعدد ریاستوں میں گستاخانہ تشہیک و تنقیص کی روک تھام کے لئے قوانین موجود ہیں ان قوانین کے مطابق جو کوئی بھی خدا پاک کے نام پر دانستہ گستاخانہ اور بے ادبی کے الفاظ لکھتا ہے یا خدا کے بارے میں بدزبانی، گستاخانہ زبان درازی سے کام لیتا ہے یا اس کی مملکت یا حتی انصاف کرنے والی بیت مقتدرہ کو ہدف بناتا ہے یا بیسوع

مسیح یا مقدس روح کی تشہیک کرتا ہے اسے جیل میں قید کی سزا دی جائے گی۔ (باب ۲۷۲ سیکشن ۳۶۰) گستاخانہ کلمات اور بے ادبی کی سزا اور حوصلہ شکنی کے لئے آسٹریا، جرمنی، فن لینڈ، نیدر لینڈ، آئر لینڈ اور اسپین میں بھی قوانین موجود ہیں۔ کینیڈا میں عیسائی مذہب کی تنقیص و تشہیک ایک جرم ہے اسی طرح تقریباً تمام مغربی ممالک میں بچوں میں بیجان پیدا کرنے والی آزادانہ نقش نگاری یا مذہبی و نسل پرستانہ نفرت کی تشہیر پر پابندی ہے ان قوانین سے یہ بات اظہار من الشمس ہے کہ آزادی اظہار ایک بنیادی حق ہے مگر یہ حق مطلق نہیں اس کی آزادی لے کر مقدس ترین ہستیوں بالخصوص محبوب رب العالمین حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی دیدہ و دانستہ توہین کرنا، اسلام کے بنیادی عقائد کی تشہیک کرنا اور ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنا ناقابل معافی جرم ہے۔ مغرب کی اس منافقت اور معاندانہ رویہ پر مسلمانوں میں بے چینی و اضطراب اور غم و غصے کا پیدا ہونا فطری امر اور ان کے ایمان کا تقاضا ہے۔ آزادی اظہار کے نام پر ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے منافی تقریر و تحریر اور بے ہودگی کو کوئی مسلمان برداشت نہیں کر سکتا، بلاشبہ اسلام تحمل و رواداری، مغفور و گزر اور جیواور جینے دو کے اصولوں کی تعلیم دیتا ہے اور دوسرے مذاہب کے معبودوں

نعوذ باللہ پیغمبر کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے مذہب کے بانی ہیں جو غیر مذہب ہے۔ محمد اسد مرحوم کی اس شخصیت میں جس قدر صداقت ہے حالیہ واقعات نے اس کو ہمیشہ سے بڑھ کر مہربان واضح اور نمایاں کر دیا ہے۔

تہذیبوں کے درمیان تصادم کی تیوری بھی مغرب کی اسی سوچ سے برآمد ہوتی ہے کہ مسلمان ان کی تہذیب کے دشمن ہیں اور اسے مٹانا چاہتے ہیں، حالانکہ کوئی مسلمان حضرت موسیٰ یا حضرت عیسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی کا کوئی تصور نہیں رکھتا۔ اسلامی عقائد کے مطابق انبیاء علیہم السلام کے درمیان تفریق کفر ہے، کوئی شخص اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین سمجھنے کے ساتھ ساتھ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کا سچا رسول نہ سمجھے، اس لئے تہذیبی تصادم کو ہوا دینے والے اہل اسلام نہیں، اہل مغرب ہیں، جو ملعون سلمان رشدی سے لے کر ڈبیش کارٹونسٹ تک ہر اس شخص کی حوصلہ افزائی اور دفاع کرتے ہیں جو اسلامی عقائد و نظریات کا تمسخر اڑانے اور ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت و بے ادبی کا ارتکاب کرے۔

آخر میں یہ گزارش بھی ضروری ہے کہ مسلم دنیا کے حکمرانوں کو بھی اپنی حرارت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے متعلقہ ممالک سے سفارتی تعلقات ختم کرنے اور ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنے کا دو ٹوک اعلان کرنا چاہئے تاکہ گستاخی کے مرتکبین کو یہ ادراک ہو کہ ناموس رسالت کے مسئلہ میں مسلم عوام اور حکمرانوں میں کوئی اختلاف نہیں۔

☆☆.....☆☆

ہیں۔ محمد اسد کے بقول صلیبی جنگوں سے پہلے کی صدی اور پھر صلیبی جنگیں تہذیب مغرب اور اس کو ماننے والوں کے حافظے میں اس طرح موجود اور برسر پیکار ہیں، جس طرح ایک انسان کی بچپن کی یادیں، تعصبات، ہمدردیاں اور مخالفتیں ساری زندگی اس کے ساتھ رہتی ہیں اور وہ ان سے چھٹکارا نہیں پاسکتا۔

حقانی صاحب کا کہنا ہے کہ محمد اسد نے جب اپنی مذکورہ کتاب لکھی تو اس وقت تک ”تہذیبوں کا تصادم“ نام کی کوئی تیوری پیش نہیں کی گئی تھی اور کتاب کے تحریر کئے جانے کے وقت مسلمانوں اور مغربی اقوام کے درمیان کوئی گرم محاذ بھی کھلا ہوا نہیں تھا، مسلمان بالعموم دنیا میں پسماندہ تھے، سیاسی آزادی سے بھی محروم تھے اور مغرب کی کسی فکری یا نظریاتی یلغار کا مقابلہ کرنے کی پوزیشن میں نہ تھے، اس پوزیشن میں تو وہ اب بھی پوری طرح نہیں ہیں، لیکن پچھتر اسی سال پہلے تو مسلمان اور بھی زیادہ کمزور پوزیشن میں تھے، اس وقت علامہ اسد مرحوم کی باریک بین نگاہوں اور ان کے ذہن رسا نے مغربی اور اسلامی تہذیب کے درمیان تصادم کے عمیق اسباب کا تعین کر لیا تھا۔

آج ڈنمارک کے وزیر اعظم کا یہ کہنا کہ: ”کارٹونوں کا معاملہ صرف ان کے ملک تک محدود نہیں رہا، یہ ”یورپ بمقابلہ اسلام“ کا رنگ اختیار کر چکا ہے۔“

محمد اسد کے تجزیہ کی تصدیق کرتا ہے علامہ کے نزدیک مغربی تہذیب کی نفسیات میں صدیوں سے یہ سوچ موجود ہے کہ اسلام ان کا دشمن ہے اور

اور مذہبی علامتوں کو گالی دینے سے روکتا ہے اور انسانیت کے احرام کا سبق دیتا ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ کسی بد بخت و بد طبیعت کو حرم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں نقب زنی کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں بعض یہودیوں نے جب ناموس رسالت کو نشانہ بنانا چاہا تو دینی حیثیت اور حب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار اہل ایمان نے اس بد بخت کے ناپاک وجود سے خدا کی زمین کو پاک کر دیا، اب بھی امریکا اور یورپ کو یہ باور کرانے کی ضرورت ہے کہ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مسلمان انتہائی حساس ہیں، لہذا وہ مسلمانوں کی قوت برداشت کا امتحان نہ لیں۔

اس موقع پر مغرب کے باے میں نرم گوشہ رکھنے والے ان مسلمانوں کو اپنے فکر و عمل پر نظر ثانی کرنی چاہئے جو مغرب کی تہذیب و شرافت، انسان دوستی اور وسعت قلبی کی ستائش کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مغربی دنیا کے عیسائی اور یہودی اہل اسلام کے کسی صورت میں دوست اور خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔ قرآن کریم نے یہ سچائی آج سے چودہ سو برس پہلے بیان کر دی تھی، جس کی زمانے کا آنے والا ہر لمحہ توثیق و تصدیق کر رہا ہے۔

ممتاز دانشور جناب ارشاد احمد حقانی نے اپنے ایک تازہ مضمون میں جرمنی کے اسکالر محمد اسد (لیوپولڈ) کی مشہور زمانہ کتاب ”دی روڈ ٹو مکہ“ (The Road To Makkah) کے حوالے سے ان تعصبات کا ذکر کیا ہے، جو اسلام پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے بارے میں صدیوں سے مغرب کے دل و دماغ میں موجود

توہین رسالت اور گستاخانِ رسول ﷺ کا بدترین انجام

جس کا حاصل یہ ہے کہ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مومن مسلمان پر ساری دنیا سے زیادہ شفیق و مہربان ہوں اور یہ ظاہر ہے کہ اس کا لازمی اثر یہ ہونا چاہئے کہ ہر مومن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سب سے زیادہ ہو جیسا کہ حدیث میں بھی یہ اشارہ ہے:

”لایؤمن احدکم حتی اکون

احب الیہ من والدہ وولده و الناس

اجمعین۔“ (بخاری، مسلم، مظہری)

ترجمہ: ”تم میں سے کوئی شخص

اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک

اس کے دل میں میری محبت اپنے باپ بیٹے

اور سب انسانوں سے زیادہ نہ

ہو۔“ (معارف القرآن ج: ۷، ص: ۸۷)

ذیل میں چند احادیث مبارکہ اور آثار صحابہ کرام سے بھی تحفظ ناموس رسالت کی اہمیت واضح ہوتی ہے:

۱: ”حضرت عبداللہ ابن عباس

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا

شخص کی ام ولد باندی تھی جو نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتی تھی اور آپ صلی

اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتی تھی وہ

اس کو روکتے تھے مگر وہ نہ رکنتی تھی وہ اسے

ڈانٹتے تھے مگر وہ نہ مانتی تھی راوی کہتے ہیں

”النسی اولیٰ بالمؤمنین من

انفسہم۔“ (سورۃ احزاب: ۶)

ترجمہ: ”نبی کریم (صلی اللہ

علیہ وسلم) مومنین کے ساتھ ان کے نفس

(اور ذات) سے بھی زیادہ تعلق رکھتے

ہیں۔“

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع

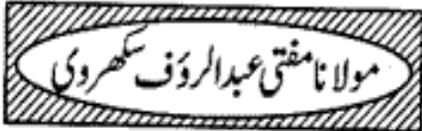
صاحب قدس سرہ تفسیر معارف القرآن میں اس

آیت کی تفسیر کے تحت فرماتے ہیں کہ صحیح بخاری میں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ما من نسی الا وانا اولیٰ



الناس بہ فی الدنیا و الاخرۃ اقر او ا

ان شتمت النسی اولیٰ بالمؤمنین من

انفسہم۔“

(صحیح بخاری ج: ۲، ص: ۷۰۵)

ترجمہ: ”کوئی مومن ایسا نہیں

جس کے لئے میں دنیا و آخرت میں

سارے انسانوں سے زیادہ اولیٰ و اقرب نہ

ہوں اگر تمہارا دل چاہے تو اس کی تصدیق

کے لئے قرآن کریم کی یہ آیت پڑھ لو:

”النسی اولیٰ بالمؤمنین۔“

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈنمارک اور بعض دیگر یورپی ممالک میں کچھ لوگوں نے سرکارِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخانہ خاکے بنائے اور شائع کئے ہیں یہ عزت مآب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین اور سراسر گستاخی ہے جو حرام قطعاً ناجائز اور سنگین جرم ہے اس کی سزا قتل ہے اس پر دنیا بھر کے مسلمانوں نے شدید غم و غصہ کا اظہار کیا ہے جو کرنا ہی چاہئے اس موقع پر کچھ سوالات ذہنوں میں ابھرتے ہیں قرآن و سنت کی روشنی میں ان کے جوابات لکھے گئے ہیں نیز یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر آج تک جن لوگوں نے یہ گناہ اور سنگین جرم کیا ہے ان کا بدترین انجام ہوا اور ذلت کی موت مرے تاریخ اسلام سے ایسے لوگوں کے چند واقعات بھی عبرت کے لئے لکھے گئے ہیں۔

تحفظ ناموس رسالت کی شرعی حیثیت:

سوال: تحفظ ناموس رسالت کی شرعی

حیثیت اور اس کی حدود کیا ہیں؟

سوال: اگر کوئی شخص یا حکومت اس کا

ارتکاب کرتی ہے تو شرعاً اس کی سزا کیا ہے؟

جواب: تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ

وسلم تمام مسلمانوں کا دینی اور شرعی فریضہ ہے کیونکہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حق تو ہماری اپنی جانوں سے

بھی بہت زیادہ ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

کرنے کی ذمہ داری حکومت پر ہے کہ وہ ہر طریقے سے ایسے مجرم کو پکڑ کر اس پر قتل کی سزا جاری کرنے عام آدمی کے لئے قانون کے نفاذ کو اپنے ہاتھ میں لینا مناسب نہیں، لیکن اس کے باوجود اگر کسی عام شخص نے ایسے گستاخ اور بدگوئی کرنے والے شخص کو قتل کر دیا تو اس پر شرعاً نہ قصاص ہے اور نہ تاوان، کیونکہ ایسے شخص کا خون مباح ہو جاتا ہے اور اس کا قتل جائز ہو جاتا ہے، عام شخص کے لئے ایسا کرنا صرف خلاف انتظام ہے۔

یہ تفصیل اس وقت ہے جبکہ گستاخی کرنے والا حربی کافر ہو یا مسلمان ہو، لیکن اگر گستاخی کرنے والا ذمی کافر ہو (یعنی اسلامی ملک کا باشندہ ہو) تو بعض فقہاء کے نزدیک اس کا بھی یہی حکم ہے جو اوپر لکھا گیا، کیونکہ ایسے کافر کا ذمی ہونا ختم ہو جائے گا، لیکن بعض فقہاء جیسے علامہ شامی رحمہ اللہ کی تحقیق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عہد ذمہ تو ختم نہ ہوگا، لیکن انتظامی اور تعزیری طور پر حکومت وقت اس کو قتل کر سکتی ہے، جبکہ وہ علانیہ اور بار بار سب و شتم کرتا ہو۔ (ملاحظہ ہو رسائل ابن عابدین ج: ۱، ص: ۳۵۳، خلاصہ الفتاویٰ ج: ۳، ص: ۳۸۶، شامیہ ج: ۳، ص: ۲۱۵)

شرعی سزا کا نفاذ ممکن نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

سوال:..... موجودہ دور میں اگر شرعی سزا کا نفاذ ناممکن ہو تو مسلمانوں کے لئے اس سے برأت اور بچاؤ کے لئے کیا حکم ہے اور وہ کیا طریقہ اختیار کریں؟

جواب:..... ایسی صورت میں ہر مسلمان کے ذمہ ہے کہ اس میں جتنی قوت و طاقت ہو وہ جائز اور ممکن طریقوں کے ذریعہ ایسی گستاخانہ حرکتوں کو اور ایسی گستاخانہ حرکت کرنے والوں کو اور ان کے اسباب و ذرائع کو روکیں۔ اور جس میں یہ قدرت نہ ہو ان یر زبان سے اس کی خرابی اور

علیہ وسلم کو گالیاں دیتی اور بُرا بھلا کہتی تھی، تو ایک آدمی نے اس کا گلا گھونٹ دیا، یہاں تک کہ وہ مر گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خون کو ناقابل سزا قرار دے دیا۔“ (ابوداؤد ج: ۲، ص: ۲۵۲)

”ابن حنبل کی گانے والی دونوں ہانڈیوں کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر قتل کرنے کا حکم دیا تھا، ان دونوں کے قتل کرنے کا حکم بھی اس لئے دیا گیا کہ یہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بدگوئی کے اشعار گایا کرتی تھیں، ان میں سے ایک قتل کی گئی اور دوسری بھاگ گئی جو بعد میں آ کر مسلمان ہو گئی۔“

(حاشیہ ابوداؤد ج: ۲، ص: ۹۰، حاشیہ بخاری ج: ۲، ص: ۶۱۳)

”اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر حویرث ابن نقید کو قتل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا، یہ بھی ان لوگوں میں شامل تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچایا کرتا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کیا۔“

(حاشیہ بخاری ج: ۳، ص: ۶۱۳)

ان واقعات سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے والا مباح الدم ہو جاتا ہے، یعنی اس کا خون بہانا جائز ہو جاتا ہے اور حق کا غلبہ دار سزاؤں کا مستحق نہیں ہوتا، بلکہ ثواب کا حق دار ہو جاتا ہے۔

لہذا اگر کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں صراحتاً یا اشارتاً توڑا یا فعلاً بدگوئی اور گستاخی کرے تو شرعاً گستاخی کرنے والا شخص قتل کا مستحق ہے اور قتل

جب ایک رات پھر اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرنا اور گالیاں دینی شروع کیں تو اس نابینا نے ایک نخر لیا اور اس کے پیٹ پر رکھا اور وزن ڈال کر دبا دیا، اور اس کو مار ڈالا، عورت کی ہانگوں کے درمیان سے بچہ نکل پڑا اور جو کچھ وہاں تھا وہ خون آلود ہو گیا، جب صبح ہوئی تو یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر کیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا: میں اس آدمی کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں، جس نے جو کچھ کیا میرا اس پر حق ہے وہ کھڑا ہو جائے تو وہ نابینا شخص کھڑا ہو گیا اور لوگوں کو پھلانگتا ہوا اس حالت میں آگے بڑھا کہ وہ کانپ رہا تھا اور جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس کا مالک اور اسے مارنے والا ہوں، یہ آپ کو گالیاں دیتی تھی اور گستاخیاں کرتی تھی، میں اسے روکتا تھا وہ رکتی نہ تھی اور اس سے میرے دو بچے ہیں جو موتیوں کی طرح خوبصورت ہیں اور وہ مجھ پر بہت مہربان بھی تھی، لیکن آج رات جب اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینا اور بُرا بھلا کہنا شروع کیا تو میں نے نخر لیا، اس کے پیٹ پر رکھا اور زور لگا کر اسے مار ڈالا، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگو! گواہ رہو! اس کا خون ”حد“ یعنی بے سزا ہے۔“ (ابوداؤد ج: ۳، ص: ۲۵۱)

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے نبی کریم صلی اللہ

جس کمپنی کا توہین سے تعلق نہ ہو اس کے بائیکاٹ کا کیا حکم ہے؟

سوال:..... اگر کسی کمپنی یا شخص کا اس توہین والے عمل کے ساتھ بلا واسطہ کوئی تعلق نہ ہو، محض ایک علاقائی یا لسانی تعلق ہو، اس بنا پر اس شخص یا کمپنی کا بائیکاٹ کرنا اور لوگوں کو اس کی ترغیب دینا کیسا ہے؟

جواب:..... اگر کسی کمپنی یا شخص کا اس توہین والے عمل کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہو، محض ایک علاقائی یا لسانی تعلق ہو تو اگر وہ ان کے اس بُرے عمل کے حامی ہوں تو ان کا وہی حکم ہے جو اوپر ذکر کیا گیا اور اگر کمپنی یا شخص ان کے اس بُرے عمل سے بیزار اور لائق تعلق اختیار کرے تو ایسی صورت میں اگر کمپنی کی آمدنی کا فائدہ گستاخوں کو پہنچ رہا ہو تو اس کمپنی کا بھی بائیکاٹ کرنا چاہئے، البتہ اس شخص سے جو اس گستاخی سے بیزار اور لائق تعلق اختیار کرنے سے تعلق رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ (ماخذہ ترویج جامعہ دارالعلوم کراچی بترتف کثیر)

گستاخانِ رسول کے واقعات
خسر و پرویز کا قتل:

”فارس“ ایران کا ہڈانا نام ہے، یہ اپنے زمانہ کی بڑی طاقتور حکومت تھی، رقبہ کے لحاظ سے بہت وسیع سلطنت تھی، جس کی سرحد ہندوستان تک پہنچی ہوئی تھی، جنوبی عرب میں یمن پر اس کا گورنر حاکم تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خسر و پرویز ایران کا بادشاہ تھا، جس کا لقب کسریٰ تھا، آپ نے حضرت عبداللہ بن حزامہ سہمی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ آپ کا نام مبارک بحرین کے حاکم شجاع بن وہب کے ذریعہ کسریٰ کو پہنچائیں، چنانچہ انہوں نے

الفاظ سے تعبیر کیا تو انہوں نے اہل مکہ کے ساتھ تجارتی تعلقات ختم کر دیئے، اس طور پر کہ اہل مکہ کے لئے ہمامہ سے آنے والے غلہ کی درآمد پر پابندی لگائی اور یہ کہا کہ اس وقت تک یہ پابندی برقرار رہے گی جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی اجازت نہ دیدیں، چنانچہ جب اہل مکہ غلہ کی درآمد پر پابندی لگانے کی وجہ سے مشکلات کا شکار ہوئے تو انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ کے نام والا نامہ تحریر فرمائیں کہ وہ اس پابندی کو ختم کر دیں، چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ درخواست منظور فرماتے ہوئے حضرت ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ کی جانب ایک مکتوب مبارک تحریر فرما کر ارسال کیا، اس کے بعد یہ پابندی ختم کر دی گئی اور معاہدات ختم کرنے کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو انصار اور مہاجرین کے درمیان ایک تحریری معاہدہ فرمایا اور اس معاہدہ میں یہود کو بھی شامل کیا، لیکن بعد میں یہود کی سازشوں، ریشہ دوانیوں اور گستاخیوں کی بنا پر معاہدہ ختم فرمایا، حتیٰ کہ بعض یہود کے خلاف جہاد فرمایا اور بعض یہود کو جلاوطن فرمایا۔“

(صحیح مسلم ج: ۲، ص: ۹۳، انصار المسلول لابن تیمیہ ص: ۶۶، مرقاة المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ج: ۸، ص: ۵۱۲)

برائی بیان کرنا واجب ہے اور جس کو زبان سے کہنے میں جان و مال کا خطرہ ہو اس کے لئے دل میں بُرا جانا واجب ہے جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث میں یہی تفصیل آئی ہے:

”سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو شخص برائی کو دیکھے تو چاہئے کہ اپنی طاقت سے اس کو روکے، اگر اس کی قوت نہ ہو تو زبان سے اس کو منع کرے، اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے اس کو بُرا سمجھے، یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔“ (مسلم ج: ۱، ص: ۵۱)

اس سلسلے میں احتجاج کرنا درست ہے بشرطیکہ احتجاج بُرا من طریقے سے ہو اور اس میں حرام و ناجائز کاموں کا ارتکاب نہ ہو، مثلاً لوگوں کی املاک اور اموال کو نقصان پہنچانا، جلاؤ، گھیراؤ اور پتھراؤ کرنا وغیرہ، کیونکہ یہ سب گناہ کے کام ہیں، جو حرام اور ناجائز اور ان سے بچنا ہر حال میں لازم ہے۔

سوال:..... ایسے لوگوں سے تجارتی تعلقات ختم کر لینا یا معاہدات ختم کر لینا شرعی رو سے جائز ہے یا نہیں؟

جواب:..... گستاخی کرنے والوں سے تجارتی تعلقات کا یا معاہدات کا ختم کر لینا شرعاً جائز ہے اور ہماری ایمانی غیرت و حمیت کا بھی یہی تقاضا ہے۔ (امداد المقتدین ص: ۱۰۲۵)

چنانچہ کتب احادیث میں ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ کا واقعہ تفصیل کے ساتھ مذکور ہے:

”حضرت ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے سردار تھے اور اسلام لانے کے بعد جب وہ مکہ مکرمہ گئے اور اہل مکہ نے ان کے اسلام لانے کو توہین آمیز

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک کسریٰ کو پہنچایا اس کا ترجمہ یہ ہے:

”بسم اللہ الرحمن الرحیم“

محمد رسول اللہ کی طرف سے

کسریٰ عظیم فارس کے نام:

سلام ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی

کرنے اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان

لائے اور جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا

کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں

تمام لوگوں کی طرف تاکہ جو لوگ زندہ ہیں

ان تک اللہ کا پیغام پہنچا دیا جائے پس تم

اسلام لاؤ سالم رہو گے اور اگر انکار کرو گے

تو تمام مجوس (آتش پرستوں) کا وبال

تمہاری گردن پر ہوگا۔“

خسرو پرویز کی ناراضگی:

کسریٰ کے دربار میں جب یہ نام مبارک

پڑھا گیا تو خسرو پرویز سخت غصہ ہوا رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی اپنے نام سے پہلے دیکھ کر

مشتعل ہو گیا اور طیش میں آ کر خط پھاڑ دیا اور کہا:

میں سب کچھ سمجھ گیا ہوں اس نے ہمیں عرب سمجھ

رکھا ہے (نعوذ باللہ) میرا غلام ہو کر اس مضمون کا

خط لکھنے کی جرأت کی ہے اس نے یمن کے گورنر

باذان کو حکم نامہ لکھوایا کہ دو طاقتور آدمی بھیج کر اس

مدعی نبوت کو گرفتار کر کے ہمارے حضور روانہ کیا

جائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سفیر حضرت

عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کو دربار سے نکل

جانے کا حکم دیا حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی

اللہ عنہ اسی وقت دربار سے سوئے مدینہ روانہ

ہوئے اور جو کچھ دیکھا سنا تھا بیان کر دیا۔ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس طرح اس نے میرے خط کو

پرزے پرزے کیا ہے اللہ تعالیٰ اس کی

سلطنت کو کھلے کھلے فرما دے گا۔“

کچھ دن بعد یہ بھی ارشاد فرمایا:

”کسریٰ مر گیا اور اب اس کے بعد

نہ ہوگا کسریٰ جب قیصر ہلاک ہوگا تو اس

کے بعد قیصر نہ ہوگا قسم ہے اس ذات کی

جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم دونوں

سلطنتوں کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ

کرو گے۔“

کسریٰ کے حکم کے مطابق گورنر یمن باذان

نے دو طاقتور فوجی روانہ کئے ان میں ایک کا نام

باہو یہ اور دوسرے کا نام خسر تھا ایک خط کے

ساتھ مدینہ بھیجے یہ دونوں مدینہ پہنچے اور جب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وہ خط

پیش کرنے آئے تو خوف سے تھر تھر کانپنے لگے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان پر نظر ڈالی تو

فرمایا: افسوس ہے تمہاری اس حالت پر (کیونکہ

دونوں کی داڑھیاں صاف اور مونچھیں منکبرانہ

انداز میں بل دی ہوئی تھیں) تمہیں کس نے یہ

صورت بنانے کا حکم دیا ہے؟ عرض کیا: ہمارے

رب! (کسریٰ بادشاہ) نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: میرے رب نے مجھے داڑھی بوحانے

اور مونچھیں چھوٹی کرانے حکم دیا ہے انہوں نے

عرض کیا: اگر آپ نے کسریٰ کے پاس چلنے سے

انکار کیا تو وہ آپ کو اور آپ کی پوری قوم کو ہلاک

کر دے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب

جاؤ کل آنا۔

اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ آپ کو مطلع

کر دیا کہ کسریٰ کو اس کے بیٹے شیرویہ نے قتل کر دیا

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں

قاصدوں کو طلب فرمایا اور ان کے آنے کے بعد

فرمایا کہ میرے رب کے حکم سے تمہارا آقا قتل کر دیا

گیا ہے یہ بھی فرمایا کہ کسریٰ کی سلطنت تک یہ دین

پھیلے گا اور باذان کو پیغام بھیجا کہ اگر وہ مسلمان

ہو جائے تو اسے یمن پر حاکم برقرار رکھا جائے گا خسر

خسر کو ایک پنکا جو سونے اور چاندی سے آراستہ

تھا عطا فرمایا۔

باہو یہ نے کسریٰ کے قتل کی تاریخ لکھ لی

یمن پہنچ کر باذان کو بتایا کہ ان کی باتیں کسی بادشاہ

کی نہیں بلکہ نبی کی معلوم ہوتی ہیں طے ہوا کہ اگر یہ

باتیں درست نکلیں تو عمل کریں گے چند دن بعد

شیرویہ کا فرمان باذان کو ملا کہ کسریٰ کو قتل کر دیا گیا

ہے یمن میں اس کی اطاعت کا عہد لے اور حضور

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی باز پرس نہ کرنے

اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی

تھی وہ حرف بحرف پوری ہوئی کسریٰ کے تخت پر

اس کا بیٹا شیرویہ قابض ہوا جس کی حکومت چھ ماہ

سے زیادہ نہ چل سکی اس طرح کسریٰ پرویز کے قتل

کے بعد اس کی سلطنت کا شیرازہ بکھر گیا اور بالآخر

چار سو سال پرانی سلطنت کا چراغ اسلامی افواج

کے ہاتھوں گل ہو گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی مذکورہ پیشینگوئی آٹھ سال کے اندر اندر پوری

ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایران کا حاکم

بنادیا۔

فائدہ:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کو

پھاڑنے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اظہار ناراضگی کی

گستاخی کا انجام یہ ہوا کہ کسریٰ پرویز اپنے بیٹے شیرویہ

کے ہاتھوں قتل ہوا اور اس کی سلطنت بھی ختم ہو گئی۔

فاعتبروا یا اولی الابصار! اے عقل والو! عبرت حاصل کرو۔

کعب بن اشرف یہودی کا قتل:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والوں میں ایک یہودی کعب بن اشرف بھی تھا۔ یہ شاعر ہونے کے علاوہ بڑا مال دار یہودی تھا۔ غزوہ بدر میں قریش کی شکست کا اس کو یقین نہ آتا تھا۔ جب حقیقت معلوم ہوئی تو اس نے کہا: قریش کے سردار جو حرم کے نگہبان اور عرب کے بادشاہ ہیں ان کی موت کے بعد ہم جیسوں کا زمین پر چلنے پھرنے سے مر جانا بہتر ہے۔

مکہ مکرمہ گیا اور قریش کے غزوہ بدر میں قتل ہونے والے سرداروں کے ماتم میں قریش کے ساتھ شریک ہوا اور انہیں مسلمانوں کے خلاف بھڑکانا رہا اور لشکروں کو مسلمانوں کے خلاف جنگ پر اکساتا رہا۔ مدینہ منورہ واپس آ کر نئے جوش اور جذبے کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کون ہے؟ جو مجھے اس کے شر سے نجات دلوائے؟ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے حامی بھری اور عرض کیا: اس کوشش میں اگر کوئی بات بے ادبی اور بظاہر ایمان کے خلاف ہو تو جائز ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں اجازت ہے۔

چنانچہ منصوبہ بنایا گیا 'ابونا کعبہ جو کعب بن اشرف کے دودھ شریک بھائی تھے اور حضرت عباد بن بشر اور حضرت ابوعبس بن جبیر کو اس میں شریک کیا گیا' منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے وہ کعب کے پاس گئے ادھر ادھر کی باتیں ہوئیں ایک دوسرے کو اپنے اپنے اشعار سنائے جب اعتماد کی فضا بن گئی تو کہا: میں ایک ضرورت سے آیا ہوں'

اگر راز داری کا عہد کرو تو بیان کروں! اس نے جواب دیا: کیا تم اپنے بھائی پر بھی اعتماد کرو گے؟ فرمایا: اس شخص "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" نے ہم سے صدقہ طلب کیا ہے جو ہمارے لئے مشقت کا باعث ہے ہم پر احسان کرو! کچھ غلہ اور کھانے پینے کی چیزیں ہمیں دو ہم اس کے بدلے کچھ نہ کچھ رہن رکھیں گے پوچھا: کیا اپنی بیویوں کو گروی رکھو گے؟ محمد بن مسلمہ نے کہا: نہیں! اس میں بڑی رسوائی ہوگی۔ اس نے کہا: چلو بچوں کو رہن رکھ دو یہ بات بھی ذلت کا باعث ہوگی تم احسان سے کام لو! اگر رہن ہی رکھنا ہے تو ہمارے ہتھیار رکھ لو! اس سے غلہ کی قیمت بھی ادا ہو جائے گی! کعب نے رضا مندی ظاہر کی۔

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے پاس آئے اور کہا: ہتھیار سجالو پھر سب مل کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے انہیں بیچ الغرقہ تک چھوڑ دیا اور فرمایا: اللہ کے نام پر اس کی مدد کے بھروسے سے چلے جاؤ وہ سب کعب کے قلعہ پر پہنچے اور محمد بن مسلمہ نے آواز دی ہر چند اس کی نفی دہن روکتی رہی لیکن وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی میں اندھا ہوا جا رہا تھا کہا: جو اس مرد تو وہ ہے جب رات میں بھی اس کو نیزہ بازی کے لئے بلایا جائے تو دیر نہ کرے اس کے آنے کے بعد دونوں کچھ دیر آپس میں باتیں کرتے رہے اور کہا: ہواؤں میں کس قدر خوشبو سی مہک رہی ہے؟ اے ابن اشرف! یہ اس تیل کی مہک ہے جو تم نے سر میں لگایا ہے سر پکڑ کر خوشبو کو سونگھنے لگا وہ بڑا خوش ہوا یہ دیکھ کر اس کے بال مضبوطی سے جکڑ لئے اور آواز دی! اس دشمن خدا اور دشمن رسول صلی

اللہ علیہ وسلم کا کام تمام کر دو ہر طرف سے تلواریں پڑنے لگیں! حضرت محمد بن مسلمہ نے اپنا چھوٹا خنجر اس کی ناف میں گھونپ دیا اور اس نے زور کی چیخ ماری! جلدی سے آپ نے اس لعین کا سر کاٹا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے بیچ غرقہ کے قریب پہنچے تو اللہ اکبر! کانفرہ لگایا! آواز حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو سمجھ گئے کہ کام تمام ہو گیا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا فرمائی۔

صبح یہودی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قس قتل پر اپنی پریشانی کا اظہار کیا! ارشاد ہوا:

"تم کعب کے اشعار اور اس کے

گستاخانہ انداز اور کھلی مخالفت سے خوب

واقف ہو! اگر تم معاہدے پر قائم رہو تو پھر

کسی سے کوئی عداوت نہیں۔"

فائدہ:

کعب بن اشرف یہودی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں حد سے زیادہ گستاخی کی اور اپنے کفر کردار کو پہنچا۔

ابورافع گستاخ رسول کا انجام بد:

ابورافع اسلام دشمنی میں کعب بن اشرف کا معین و مددگار تھا! اس کا نام عبد اللہ تھا! جو ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر کا بھائی تھا! بہت مال دار تاجر تھا اور خیر میں اپنے قلعہ میں رہتا تھا! ابورافع اس کی کنیت تھی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی دشمنی میں پیش پیش تھا۔

کعب بن اشرف کو جہنم رسید کرنے کا شرف قبیلہ اوس کے حصہ میں آیا تھا! ایسا ہی اعزاز قبیلہ

خزرج کے لوگ بھی حاصل کرنا چاہتے تھے آخر ابو رافع پر ان کی نظر پڑی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر حضرت عبداللہ بن عتیک، مسعود بن سنان اور عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہم نے اس کام کو انجام دینے کا بیڑا اٹھایا، اس جماعت کا امیر حضرت عبداللہ بن عتیک کو بنایا گیا، خیبر میں اس کے قلعہ کے قریب شام کے وقت پہنچے حضرت عبداللہ بن عتیک نے اپنے ساتھیوں سے کہا: میں کسی نہ کسی ترکیب سے قلعہ کے اندر جاؤں گا، اندر اچھلنے لگا تو حضرت عبداللہ بن عتیک قلعہ کی فصیل کے قریب ایسے بیٹھ گئے، جیسے قضائے حاجت کے لئے بیٹھے ہوں، دربان نے سمجھا اپنا ہی آدمی ہے، دروازہ بند کرنے کا وقت آیا تو آواز دی گئی: اندر آ جاؤ یہ سنتے ہی وہ قلعہ میں داخل ہو کر لوگوں میں شامل ہو گئے۔

ابورافع بالا خانے پر رہتا تھا، رات گئے قصہ خواں اس کے پاس جمع رہتے تھے، جب یہ محفل درخواست ہو گئی تو دربان نے تمام دروازے بند کئے اور چابیوں کو ایک طاق میں رکھ کر خود بھی سو گیا۔

حضرت عبداللہ بن عتیک نے دربان کو نافل پایا تو کنجیاں اٹھالیں، قلعہ کے ہر کمرے کا اندرونی تالا کھولتے اور اسے اپنے پیچھے بند کر لیتے تاکہ اگر کوئی اندر داخل ہونا چاہے تو راستہ نہ پاسکے، آخر وہ اس مقام پر پہنچ گئے جہاں ابورافع اپنے بچوں کے ساتھ سویا ہوا تھا، اندر سے کی وجہ سے وہ دکھائی نہیں دے رہا تھا، انہوں نے آواز دی: ابو رافع! جواب ملا: کون ہے؟ حضرت عبداللہ نے آواز کے رخ پر تگوار سے وار کیا، بدحواسی میں وار اوجھا پڑا، ابورافع نے شور مچایا، کچھ وقت گزرا تو

آواز بدل کر پوچھا: یہ شور کیسا ہے؟ ابورافع نے جواب دیا: کوئی میرے کمرے میں ٹکس آیا ہے اور مجھ پر وار کیا گیا ہے، حضرت عبداللہ قریب پہنچے اور تگوار اس کے پیٹ میں گھونپ دی، جو آ رہا ہو گئی، وہ کہتے ہیں کہ میں دروازہ کھولتا ہوا آخری زینے تک پہنچا، سمجھا کہ زمین آگئی ہے، آگے بڑھا تو بلندی سے نیچے گر پڑا اور پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی۔

عمامہ نکال کر اسے باندھ لیا اور ساتھیوں کے پاس فصیل کے باہر پہنچ گیا، ان سے کہا: تم جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری سناؤ، میں صبح اس کی موت کی تصدیق کے بعد آؤں گا۔

مرغ نے بوقت فجر اذان دی، تو منادی نے قلعہ سے اعلان کیا کہ کسی نے ابورافع کو قتل کر دیا ہے، یہ سن کر میں خوش خوش مدینہ منورہ آیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے پنڈلی کی ٹوٹی ہڈی پر لعاب دہن لگایا جو اچھی ہو گئی۔

فائدہ:

ابورافع گستاخ رسول ہی نہیں تھا، بلکہ قریش کو مسلمانوں کے خلاف جنگ پر ابھارا کرتا تھا، ان کی ہر طرح مذکور کرتا تھا، لہذا مسلمانوں کی سلامتی کے لئے ایسے مجرم کا خاتمہ بہت ضروری تھا، بہر حال ابو رافع حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی سزا پا کر ہمیشہ کے لئے جہنم میں گیا۔

یہودیہ عصماء شاعرہ کا انجام:

بنی نضمرہ میں ایک یہودیہ عصماء نامی عورت شاعرہ تھی، اس نے اپنی شاعری کا رخ مسلمانوں کی ہجو کی طرف موڑ دیا، خصوصاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بڑے گستاخانہ اشعار کہتی تھی اور لوگوں کو مسلمانوں کے خلاف لڑائی پر ابھارتی تھی،

اپنے ایام ماہواری کے گندے کپڑے مسجد میں ڈالا کرتی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابھی غزوہ بدر سے واپس نہ ہوئے تھے کہ اس نے اپنے اشعار میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہجو اور گستاخی شروع کر دی، ایک نابینا صحابی حضرت عمیر بن عدی رضی اللہ عنہ نے سنا تو دل میں عہد کر لیا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر سے سلامت واپس تشریف لائے تو میں اس شاعرہ کی زبان بند کروں گا۔ الحمد للہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم بدر سے فاتحانہ تشریف لائے تو حضرت عمیر رضی اللہ عنہ اپنی منت پوری کرنے کے لئے تگوار لے کر نکلے، رات کے وقت اس کے گھر میں داخل ہوئے، راستہ ٹٹولتے ٹٹولتے اس کے قریب پہنچے، بچہ اس کی چھاتی سے لگا ہوا تھا، اسے ایک طرف کیا اور تگوار دل میں چھبودی، وہ آواز تک نہ نکال سکی اور مر گئی۔

صبح کی نماز مسجد نبوی میں ادا کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دیتے ہوئے عرض کیا، کیا مجھ سے کوئی مواخذہ تو نہیں ہوگا؟ فرمایا: نہیں! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے عمیر رضی اللہ عنہ لوٹ رہے تھے تو عصماء کے لڑکے نے کہا: یہ ہماری ماں کا قاتل ہے، جواب میں کہا: بے شک! میں نے ہی اسے قتل کیا ہے اور اگر کسی نے پھر ایسی جرأت کی تو اسے بھی موت کا مزہ چکھاؤں گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا: ”اگر کوئی ایسے شخص کو دیکھنا چاہتا ہو، جس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی غائبانہ مدد کی ہو تو وہ عمیر بن عدی کو دیکھے۔“

یہ بھی ارشاد ہوا کہ ان کو نابینا نہ کہو، یہ بینا اور بصیر ہیں، وہ بیمار ہوئے تو عیادت کے لئے جاتے

ہوئے فرمایا کہ: مجھے بنی واقف کے بیٹا کی عیادت کے لئے لے چلو۔
یہودی شاعر کا قتل:

قبیلہ بنی عمرو بن عوف میں ابو علق ایک شاعر تھا، اس کی عمر ۱۲۰ سال تھی، ہر وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور ہجو کرتا تھا، اپنی قوم کے جذبات کو مسلمانوں کے خلاف ابھارتا تھا، بدر کی فتح سے بھی کوئی سبق نہ لیا، بلکہ اس کی گستاخی کچھ اور ہی بڑھ گئی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہے جو میری عزت و حرمت کے لئے ان کی زبان بند کر دے؟ حضرت سالم بن عمیر رضی اللہ عنہ تلوار لے کر اٹھ کھڑے ہوئے، رات آئی تو اپنے کام پر روانہ ہوئے ابو علق اپنے گھر کے صحن میں غفلت کی نیند سو رہا تھا، تلوار اس کے سینے کے پار کر دی اور اس کا کام تمام کر دیا۔ (یہاں تک تمام واقعات بعد ترمیم سیرت احمد مجتبیٰ سے ماخوذ ہیں)

فائدہ:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے کا دنیا میں یہ انجام ہوا کہ عصماء اور ابو علق دونوں قتل ہوئے اور ان کی دنیا و آخرت دونوں برباد ہوئے، گستاخی کرنے والے عبرت لیں۔

ایک گستاخ عورت کا قتل:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک شخص ناپسند تھا، ان کی ایک ام ولد تھی (ام ولد اس باندی کو کہتے ہیں جس کی اولاد کو آقا اپنی اولاد قرار دیتے) جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا بھلا کہتی تھی اور آپ کی شان میں گستاخی کرتی تھی، وہ اس کو منع کرتے لیکن وہ باز نہ آتی،

ایک مرتبہ رات کو اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنا شروع کر دی، جس پر انہوں نے ایک چھوٹی تلوار اس کے پیٹ پر رکھی اور دبا کر اس کا پیٹ پھاڑ دیا اور اس کا کام تمام کیا، جب صبح ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کا یہ واقعہ بتایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو جمع کر کے فرمایا:

”میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں جس نے (میری عزت و ناموس کی حفاظت کے خاطر) جو کچھ کیا ہے وہ کھڑا ہو جائے مجھ پر اس کا حق ہے!“

یہ سن کر وہ ناپسند کھڑے ہوئے اور لڑکھڑاتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جا کر بیٹھ گئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مقتولہ ام ولد کا میں مالک ہوں، وہ آپ کی شان میں گستاخی کرتی تھی اور بُرا بھلا کہتی تھی، میں اس کو منع کرتا تھا لیکن وہ باز نہ آتی تھی، میرے اس سے دو خوبصورت لڑکے بھی ہیں اور وہ مجھ پر مہربان بھی تھی، لیکن گزشتہ شب جب اس نے آپ کی شان میں گستاخی کی اور آپ کی بے حرمتی کا ارتکاب کیا تو میں نے ایک چھوٹی تلوار سے اس کو قتل کر دیا، یہ سن کر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”گواہ رہو ان کا خون معاف ہے۔“ (السیف البتار)

گستاخِ یہودی عورت کا انجام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور بدتمیزی کرتی تھی تو ایک شخص نے اس کا گلہ گھونٹ دیا اور وہ مر گئی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا خون بھی معاف کر دیا۔

(السیف البتار)

گستاخِ رسول ابنِ نخل کا قتل:

فتح مکہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار آدمی جہاں ملیں انہیں قتل کر دیا جائے، اگر چہ کعبہ کے پردے کے نیچے ہوں، ان میں سے ایک عبداللہ ابن نخل اور دوسرا حویرث ابن نقید۔

عبداللہ ابن نخل کے قتل کا حکم اس لئے فرمایا کہ پہلے یہ شخص مسلمان تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے روانہ کیا، اس کے ساتھ ایک انصاری صحابی اور اس کا ایک مسلمان غلام بھی تھا جو ابن نخل کی خدمت کیا کرتا تھا، رات کو کسی جگہ ٹھہرے تو ابن نخل نے اپنے خادم غلام کو حکم دیا کہ وہ اس کے لئے بکرا ذبح کر کے کھانا تیار کرے اور خود سو گیا، جب جاگا تو دیکھا غلام نے کوئی چیز تیار کر کے نہیں رکھی تو غصہ میں اس نے غلام کو قتل کر دیا اور مرتد ہو کر مشرکین مکہ سے جا ملا اور وہاں پہنچ کر ابن نخل نے دو باندیاں خریدیں جو گانا گا کر نعوذ باللہ آپ کی ہجو کرتی تھیں اور یہ اس سے لطف اندوز ہوتا تھا، اس لئے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کیا جبکہ وہ خانہ کعبہ کے پردے سے لٹکا ہوا تھا اور اس کی ایک باندی بھی فتح مکہ کے موقع پر قتل کی گئی جبکہ دوسری باندی فرار ہو گئی جو بعد میں مسلمان ہو گئی۔

اور حویرث بن نقید مکہ مکرمہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید ایذا پہنچایا کرتا تھا، اس لئے یہ بھی قتل کیا گیا، اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا۔ (فتح الباری)

(جاری ہے)

☆☆.....☆☆

علم اور اصلاح

ملفوظات حضرت اقدس حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہ

زبردستی کی نوبت نہ آئے گی بلکہ رفتہ رفتہ فیض صحبت کی برکت سے دین سے مناسبت پیدا ہو جائے گی جو کہ اصلاح کے لئے جزو اور بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

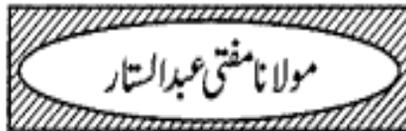
عصری تعلیم سے اپنی دنیا کا فکر کریں اور اہل اللہ کی صحبت اختیار کر کے اپنے قبول کو منور کریں اور دنیا سے کروڑوں گنا بہتر اور وسیع عالم آخرت ہے اپنے مستقبل کو روشن کریں صرف دنیا حاصل کی تو ایک قطرہ حاصل کیا اور آخرت میں کامیابی حاصل ہوئی تو سمندر سے بڑھ کر پایا۔

یہ خیال نہ کیا جائے کہ بہت سے انگریزی خواں اعلیٰ درجہ کے ترقی اور پرہیزگار ہوتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ یہ کالج یا کسی یونیورسٹی کا فیض نہیں بلکہ کسی اللہ والے کی دکان معرفت کی کرامت ہے کسی اللہ والے کی صحبت اور خدمت میں عرصہ تک تعلق اور رابطہ اس کا سبب بنا ہوگا اس کی بہت سی مثالیں ہیں۔

خوبہ عزیز الحسن مجذوب رحمہ اللہ ڈپٹی کلکٹر تھے لیکن حضرت تھانوی قدس سرہ کی خدمت میں پہنچے تو ولایت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے جیسا کہ ان کے اشعار اور حالات سے ظاہر ہے دوشہرہ دینہ قارئین ہیں: تو ہو کسی بھی حال میں مولیٰ سے لو لگائے جا کیا نہیں قدرت ذوالجلال میں یونہی گزر جائے گا ضرر میں کسی کے نام کی دل پر یونہی لگائے جا جواب گو نہ ملے تجھے در یونہی کھٹکھٹائے جا

☆☆.....☆☆

کرنے والے سچے دین دار افراد کا وجود میں آنا نہایت مشکل ہے۔ چنانچہ اس نظام کے موجد لارڈ میکالے نے خود کہا تھا کہ اس تعلیم کو حاصل کرنے والے نسلی لحاظ سے تو ہندوستانی ہوں گے لیکن ذہن اور سوچ کے اعتبار سے فرنگی ہوں گے اور اس مقصد میں انہیں کامیابی بھی ہوئی ہے جیسا کہ آج مشاہدہ ہو رہا ہے کہ جب سے پاکستان بنا ہے ان اسکولوں کا لہجہ یونیورسٹیوں سے وکیل آزاد خیال مغربیت پسند ڈاکٹر اور انجینئر تو پیدا ہوئے ہیں لیکن آج تک اس ساٹھ سالہ عرصہ میں ان اداروں سے پیدا ہونے والا کوئی ایک حافظ عالم محدث یا مفسر نہیں دکھایا جا سکتا۔



پاکستان کا اربوں کا بجٹ نصف صدی گزر جانے کے باوجود بھی اس میں ناکام رہا ہے لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ اپنے دین و ایمان کی حفاظت چاہتے ہو تو کسی صاحب علم و عمل متبع سنت اللہ والے سے تعلق قائم کریں اور اس فرنگی نظام کی نحوست سے نجات حاصل کریں جیسا کہ حضرت تھانوی قدس سرہ عصری تعلیم یافتہ حضرات کو پُر زور ترتیب دے رہے ہیں کہ اہل اللہ کی صحبت اختیار کریں تاکہ دنیاوی فنون کی تحصیل کے ساتھ ساتھ اس نظام کی خرابیوں اور منفی اثرات سے محفوظ رہ سکیں نیز اس بات کا وعدہ ہے کہ ان حضرات کے ساتھ کسی سختی اور

فرمایا کہ اصلی چیز اصلاح کے لئے صحبت ہے علم چاہے ہو یا نہ ہو بلکہ علم بھی بلا صحبت کے بیکار ہے: صاحب صحبت بلا علم کی اصلاح زیادہ ہوتی ہے صاحب علم بلا صحبت سے اسی واسطے میں کہا کرتا ہوں کہ انگریزی خواں بچوں کو صلحاء و علماء کے پاس بھیجا کر دو اور بڑے بھی اس کا خیال رکھیں تو بڑا فائدہ ہوتا ہے اور ہم اس کا وعدہ کرتے ہیں کہ ہم نہ ان کے بچوں پر اعتراض کریں گے نہ ان کی داڑھی سے ہمیں بحث ہوگی نہ ہم ان کو مار مار کر نماز پڑھائیں گے وہ ہمارے پاس بیٹھیں گے تو ان کو ہم سے اور ہم کو ان سے انس ہوگا اور دین سے مناسبت پیدا ہوگی یہ مناسبت جز ہے اور علم و عمل اس کی فرخ صحابہ کرام سب کے سب عالم نہ تھے صرف صحبت سے پایا جو کچھ پایا اور ہمیشہ اہل اللہ نے صحبت ہی کا التزام رکھا تو توجہ علم کی نہیں جتنی صحبت کی طرف کی ہے۔

فرمایا کہ مجھے ہر کام میں یہ اہتمام رہتا ہے کہ مسلمانوں کے اس معاملہ کی بھی اصلاح ہو جو "فیما بینہم و بین اللہ" ہے اور اس معاملہ میں بھی جو "فیما بینہم" اور میں امید کرتا ہوں کہ یہ میری نیت ہی مغفرت کے لئے کافی ہو جائے۔

توضیح و تشریح:

ہمارے ملک کا تعلیمی نظام اصولی اعتبار سے فرنگی کا ترتیب دیا ہوا ہے اس نظام سے ڈاکٹر انجینئر اور وکیل تو پیدا ہو سکتے ہیں لیکن دین کی خدمت

محبت و عظمتِ رسول ﷺ

میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں) انہوں نے یہ کر کے دکھایا۔

چودہ سو سال گزر گئے اور مسلمانوں کے دلوں سے حضور علیہ السلام کی محبت کو کوئی نہیں نکال سکا۔ مسلمان بے نمازی ہو سکتا ہے، گناہ گار ہو سکتا ہے، بداخلاق اور بدکردار ہو سکتا ہے، لیکن اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ نہیں ہو سکتا، حضور علیہ السلام کا نافرمان نہیں ہو سکتا، ایک عام آدمی جس نے شاید نماز نہ پڑھی ہو، روز نہ نہ رکھا ہو، قرآن نہ پڑھا ہو، اس کے دل میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی چنگاری اور شمع جل رہی ہے۔

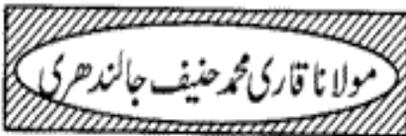
عظمتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

بازار میں گھومنے پھرنے اور سنیما میں وقت گزارنے والے بھی حضور علیہ السلام کی محبت کے جذبوں سے سرشار نظر آتے ہیں اور محبتِ رسول کے ساتھ ساتھ دوسری چیز عظمتِ رسول ہے، محبت بھی ہو، احترام بھی ہو، عزت بھی ہو اور عظمت بھی اور یہ دونوں چیزیں مسلمان کا امتیاز اور اس کا سرمایہ ہیں، وہ اپنے محبوب کا احترام بھی کرتے ہیں اور پیار بھی کرتے ہیں، محبت بھی بے پناہ رکھتے ہیں اور عظمت بھی بے پناہ، محبت اور عزت کی بھی کوئی حد نہیں اور ادب و عظمت اور احترام کی بھی کوئی حد نہیں۔ مسلمان کے محبت و عظمتِ رسول کے جذبے کو کسی ترازو میں تو لا نہیں جاسکتا اور یہ دونوں چیزیں اللہ کا حکم ہیں، حضور صلی اللہ

اللہ تبارک و تعالیٰ کی توحید ملی ہے، اللہ تعالیٰ کی پہچان و معرفت اور اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا پتا چلا ہے، جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے قرآن کریم جیسی عظیم دولت ملی ہے اور اسلام جیسا پیارا دین اور مذہب ملا ہے، اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین اس کو ملا ہے، جس پر دنیا و آخرت کی نجات کا مدار ہے، وہ انسان خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا حق دار بنا ہے، وہ کس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہیں کے گا؟

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور محبتِ رسول ﷺ:

مسلمان کا سب سے بڑا سرمایہ اللہ تعالیٰ اور



اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے، سب سے بڑی دولت اللہ تعالیٰ اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں وہ قربانیاں دیں، جن کی انسانی تاریخ میں مثال نہ پہلے کبھی ملتی ہے اور نہ آئندہ کبھی ملے گی، اپنی جان اپنا مال، اپنا وطن، اپنا خاندان، اپنی اولاد، اپنا آرام و سکون، چین سب کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کے ایک ہی اشارے پر قربان کر دیا اور اپنی زبانوں سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح پر نہیں تلبسی طور پر کہتے: "فداک ابی و امی یا رسول اللہ" (اے اللہ کے رسول!)

تمام مخلوقات میں آپ کی محبت موجود ہے: رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اہل ایمان کے ایمان کا بنیاد ہے، ستون ہے۔ مسلمان اور مومن اس وقت تک مومن بن اور رہ نہیں سکتا، جب تک اس کے دل میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہ ہو اور صرف محبت ہی نہیں بلکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا، جب تک اسے اپنے ماں باپ، اپنی اولاد اور تمام انسانوں سے زیادہ مجھ سے (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے) محبت نہ ہو، مومن وہ ہے جسے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے ماں باپ سے اپنی اولاد سے اور دوست و احباب سے اور تمام انسانوں سے زیادہ محبت ہو، محبتِ رسول ہی پر اسلام کی عمارت قائم ہے، کائنات کی تاریخ پر اگر نظر ڈالی جائے تو یہ حقیقت واضح طور پر سامنے آ جائے گی کہ اللہ تعالیٰ کے بعد دنیا میں سب سے زیادہ محبوب ہستی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے، جن سے کائنات کا ذرہ ذرہ پیار کرتا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے سمندر میں پہاڑوں میں، درختوں میں، جمادات میں، حیوانات میں، نباتات میں اور ہر قسم کی مخلوق میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی محبت رکھی ہے، تو وہ انسان جس کے لئے آپ براہ راست نبی بن کر آئے ہیں، جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا ہے، جو آپ کا امتی کہا یا ہے، جسے آپ کی برکت سے

علیہ وسلم کی محبت اور حضور علیہ السلام کا احترام۔

قرآن کریم جو اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب اور پیغام ہے جو تو میں اللہ تعالیٰ کے پیغام اور آخری کتاب کو مانتی ہیں وہ اس میں غور کریں کہ الف سے لے کر سین تک اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی کتنی عزت اور کتنی توقیر فرما رہے ہیں اور صرف قرآن کریم ہی نہیں بلکہ تمام آسانی کتابیں تورات انجیل اور زبور اپنی اصل شکل میں اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر کی عظمت بیان کر رہی ہیں۔

امت محمدیہ کی عظمت:

قرآن کریم کا پہلا پارہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے خطاب جو ایمان والوں سے کیا ہے آپ جانتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے نبی آئے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان نبیوں کے ماننے والی قوم کو براہ راست خطاب نہیں کیا پیغمبر کے واسطے سے ان کے ساتھ بات کی لیکن یہ اعزاز اور شرف حضور علیہ السلام کی امت کو حاصل ہوا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کے ساتھ خطاب کیا اور ان سے بات کی ہے تو یہ فرمایا:

”یا ایہا النبی! یا ایہا

المزمل“

تو وہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی کے طفیل نبی کا کلمہ پڑھنے والوں کو براہ راست خطاب کیا ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام علیہم السلام میں سے کسی نبی کی امت کو اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز نہیں بخشا صرف حضور علیہ السلام کی امت کو بخشا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے خطاب ایک مرتبہ نہیں دو مرتبہ نہیں قرآن کریم میں اٹھاسی مرتبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اور آپ کو خطاب کیا:

”یا ایہا الذین آمنوا“ (اے

میرے پیغمبر پر ایمان لانے والو! اے میرا

کلمہ پڑھنے والو!)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اللہ تعالیٰ کو بھی برداشت نہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا: مجھے نصیحت فرمائیں انہوں نے فرمایا: میری نصیحت یہ ہے کہ جب کبھی سنو کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہا ہے: اے ایمان والو! تو فوراً کان لگاؤ دل کو حاضر کرو۔

تصہیں اللہ کتنا بڑا اعزاز دے رہا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ جس نے موسیٰ علیہ السلام سے ہم کلامی کی اور ان کو اپنے کلام کا شرف بخشا ہے وہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو حضور علیہ السلام کے صدقے میں اپنا شرف کلام بخش رہے ہیں توجہ کرو اللہ کیا فرما رہے ہیں: ۸۸ مرتبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اور آپ کو خطاب کیا قیامت تک جتنے لوگ مومن ہوں گے اللہ تعالیٰ نے ان سے بات کی ہے اور سب سے پہلا جو خطاب کیا مجھے اور آپ کو جو تلاوت اور کتابت کی ترتیب میں جو سب سے پہلا خطاب ہے وہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پیغمبر کی عظمت و احترام کے حوالے سے کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اور آپ کو یہی الفاظ کہہ کر توفیق اختیار کرنے کی یہی الفاظ کہہ کر روزوں کا فرض ہونا بھی بتایا اور بھی بہت سے احکام بتائے مگر سب سے پہلا خطاب جو اللہ تعالیٰ نے یا ایہا الذین کے ذریعے کیا وہ حضور علیہ السلام کے ادب اور عظمت کے حوالے سے فرمایا: ”یا ایہا الذین آمنوا لا تقولوا راعنا و قولوا انظرونا“ کہ یہودی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرتے اور اپنی طرف متوجہ کرتے تو یہ لفظ استعمال کرتے کہ ”راعنا“ اس کا معنی عربی زبان کے اعتبار سے اگرچہ غلط نہیں بلکہ صحیح ہے اس کا معنی ہے: ہماری رعایت کیجئے ہمارا لحاظ کیجئے مگر یہودیوں کی زبان اور دشمنی میں عبرانی زبان میں یہ بے ادبی اور توہین کا لفظ تھا اس کا معنی

نعوذ باللہ منہ یہ ہے کہ: ”اے حق! اے بے وقوف! اور ایک معنی چرواہا بھی ہے۔“ یہودی جب حضور علیہ السلام سے کچھ کہتے تو ”راعنا“ کہہ کر بات کرتے۔ صحابہ کرام نے بھی یہ لفظ استعمال کرنا شروع کر دیا اس لئے کہ ان کی زبان میں اس کا معنی اچھا تھا یعنی ”نظر کرم فرمائیں“ تو صحابہ کرام نے یہ سمجھا کہ اس لفظ کے استعمال میں کوئی قباحت نہیں ہے یہودی بولتے ہیں اور انہوں نے چونکہ پہلے انبیاء کے ساتھ گفتگو کا انداز سیکھا ہوا ہے اور کتابیں ان کے پیغمبروں پر اتری ہیں یہ ان کے ساتھ گفتگو کے آداب سے واقف ہیں اس لئے وہ بھی کبھی بات کرتے ہوئے کہہ بیٹھے ”راعنا“ یہودی خوش ہونے لگے کہ دیکھو ہمارا اولاد لفظ مسلمانوں بھی بولنا شروع کر دیا اور اب یہ خود (نعوذ باللہ) اپنے نبی کی توہین کرنے لگے ہیں وہ اپنی مجلسوں میں بیٹھے تو مذاق اڑاتے بیٹھے اور خوش ہوتے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ آیت اتاری:

”یا ایہا الذین آمنوا لا تقولوا

راعنا و قولوا انظرونا و اسمعوا

وللکفرین عذاب الیم“

اے ایمان والو! تم یہ نہ کہا کرو کہ ”راعنا“ اگرچہ جو ترجمہ اور معنی تم مراد لے رہے ہو تمہاری زبان میں وہ صحیح ہے لیکن اس سے یہود والے معنی کا شبہ ہو سکتا ہے اور وہ اس لفظ کو بول کر میرے پیغمبر کی توہین کرتے ہیں اس لئے تم ایسا لفظ بھی نہ بولو جس سے تھوڑا بھی شبہ نکلے تم اس کی بجائے یہ لفظ بولو ”انظرونا“ (اے ہمارے پیغمبر! ذرا ہم پر نظر تو ڈالیں ہمارا خیال کیجئے) ”انظرونا“ کا معنی بھی وہی ہے جو ”راعنا“ کا معنی عربی زبان میں ہے لیکن اللہ نے وہ لفظ ہی بدل دیا اور فرمایا کہ تم ایسا لفظ بھی نہ بولو جس سے بولنے والے کا ارادہ تو توہین نہیں لیکن دشمن

چونکہ اس کا لفظ معنی لیتے ہیں۔ فرمایا: خبردار! تم ایسا لفظ بھی نہ بولو جو یہودی بول کر لفظ معنی مراد لیتے ہیں، جسے میرے نبی کی توہین کا پہلو نکلتا ہو۔

سورہ حجرات کی میں نے ابتدائی آیتیں تلاوت کیں، اس میں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا ادب اور احترام بتلایا! اللہ اکبر! فرمایا: ”یسا ایہا الذین آمنوا لا تغدوا بین یدی اللہ ورسولہ“ یہاں بھی ایمان والوں کا نام لے کر خطاب کیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا کہ میں اپنے پیغمبر کے ادب و احترام کا حکم ان لوگوں کو دے رہا ہوں جو میرے پیغمبر کا کلمہ پڑھتے ہیں ان سے تو پیغمبر کی توہین ممکن ہو ہی نہیں سکتی، لیکن ایسی چیز جس سے تھوڑا سا بھی توہین کا پہلو نکلے میں اس کی بھی اجازت نہیں دے سکتا۔

ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو، پیش قدمی نہ کرو، مگر کس بات میں پیش قدمی نہ کرو یہ نہیں بتایا، کیوں نہیں بیان کیا! اس لئے کہ تاکہ حکم عام رہے، کبھی چیزوں میں ہمارے پیغمبر سے آگے نہ بڑھیں، اگر ہم بیان کرتے تو تم صرف انہیں کی تخصیص کرتے، اس لئے کسی چیز میں آگے نہ بڑھو کیونکہ یہ ادب کے خلاف ہے، علماء نے لکھا ہے کہ کسی کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے چلنا یہ جائز نہیں، اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں کھانا کھا رہے ہوں تو ان کے شروع کرنے سے پہلے ہاتھ بڑھانا اور پہل کرنا یہ بھی جائز نہیں، حضور علیہ السلام ایک مجلس میں موجود ہوں وہاں گفتگو اور بات کرنی ہے تو کوئی حضور علیہ السلام سے پہلے بولنے لگ جائے، یہ بھی جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے پیغمبر پہلے بولیں گے، ہاں اگر وہ کسی صحابی سے فرمادیں تو پھر وہ بولے، وگرنہ میرے نبی سے پہلے بولنا جائز نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف کرنا ناجائز ہے:

اللہ کے اس حکم میں بھی یہ داخل ہے کہ میرا پیغمبر کوئی فیصلہ کرے تو اس کو چھوڑ کر اپنا فیصلہ کرنا اور ان کے فیصلے سے بڑھ جانا یہ بھی ناجائز اور بے ادبی میں داخل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بھی سنت ہے، کوئی عادت اختیار کی، کوئی انداز اپنایا تو اس کو چھوڑ کر اپنا ایک انداز اختیار کرنا یہ بھی پیغمبر سے آگے بڑھنا ہے، آپ نے دیکھا پوری زندگی اس میں آگئی، اللہ نے بتایا کہ تمہاری کوئی بات اور تمہارا کوئی عمل میرے پیغمبر کے قول اور عمل کے خلاف ہوگا تو سمجھا یہ جائے گا کہ تم میرے پیغمبر سے آگے بڑھ گئے ہو، آج بھی یہ حکم موجود ہے، مسلمان حضور علیہ السلام کا کوئی فیصلہ چھوڑ کر یا ان کے کسی حکم کی خلاف ورزی کریں تو اس آیت کی خلاف ورزی سمجھا جائے گا کہ وہ حضور علیہ السلام سے آگے بڑھ گیا۔

آیت ادب اور صحابہ کرام کا عمل:

اگلی آیت دیکھئے فرمایا:

”اپنی آواز میرے پیغمبر کی آواز سے اونچی مت کرو، اپنی آواز کو مدہم رکھنا، تمہیں اونچی آواز سے میرے نبی کے سامنے بولنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔“

یہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پیغمبر کا ادب اور احترام بتلایا، اور اگلے لفظوں میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا: ”ولا تسجھوا لہ بالقول کجھو بعضکم لبعض ان تحبظ اعمالکم“ جس طرح عام لوگوں سے بات کرتے ہو تو خبردار میرے پیغمبر سے اس طرح بات مت کرو، جس لب و لہجے میں دوسروں سے بات کرتے ہو میرے پیغمبر سے اس لب و لہجے میں بات مت کرنا۔ اللہ تعالیٰ بلند آواز سے بولنے سے منع کر رہے ہیں عام

لب و لہجے میں بات کرنے سے منع کر رہے ہیں، کیوں منع کر رہے ہیں؟ حضور علیہ السلام کے ادب کی وجہ سے اور حضور علیہ السلام کی عظمت کی وجہ سے کہ اس کا احترام بیت اللہ و خانہ کعبہ اور عرش و کرسی سے بھی زیادہ ہے۔ ان کی عزت، ان کا احترام، ان کی عظمت، ان کا ادب تمہارے دلوں میں ہونا چاہئے، لکھا ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تو سیدنا صدیق اکبر کہنے لگے: اللہ کے رسول! میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آج کے بعد اس آیت کے اترنے کے بعد زندگی کی آخری سانس تک آپ کے سامنے اس طرح بات کروں گا، جس طرح کوئی کسی کے کان میں بات کرتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جن کی ہر ادا میں رعب و دبدبہ اور ایک جلال ہوتا تھا وہ اس آیت کے اترنے کے بعد اتنے محتاط اور مودب ہو گئے کہ حضور علیہ السلام سے بات کرتے تو آپ فرماتے کیا کہا: عمر؟ ذرا دو بارہ کہنا، ثابت بن قیس بلند آواز والے تھے، انصار کے خطیب تھے، جب یہ آیت نازل ہوئی تو اتنا ڈرے اتنا ڈرے اور اتنا روئے کہ میں تو کئی مرتبہ حضور علیہ السلام کی مجلس میں آواز طبعاً اونچی ہونے کی وجہ سے ذرا بلند آواز سے بول لیتا تھا، میرا ارادہ جان بوجھ کر بے ادبی اور توہین نہ ہونا تھا، وہ اتنا ڈرے کہ اپنے گھر بیٹھ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آنا چھوڑ دیا کہ میں کہیں، جنہی تو نہیں ہو گیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی دن تک دیکھا کہ ہماری مجلس میں ثابت بن قیس نہیں آ رہے، پوچھا: کیا بات ہے؟ بیمار ہیں، نظر نہیں آ رہے، کئی دن گزر گئے ہیں، صحابہ کرام نے پیغام پہنچایا اور واپس آ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ! وہ تو اس وجہ سے نہیں آ رہے کہ میری آواز بلند ہے کہیں مجلس میں اونچا نہ بولوں، گستاخی نہ ہو جائے اور میں گناہ گار اور جنہی نہ بن جاؤں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ نہیں جاؤ میرے ثابت بن قیس سے کہو کہ آئے میرے پاس "هو من اهل الجنة" وہ تو جنتی ہے صحابہ کرام میں اتنا ادب و احترام تھا۔

لکھا ہے کہ جب صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے تو یوں لگتا تھا کہ جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں اور علماء نے لکھا ہے کہ جو ادب و احترام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس آیت میں بیان کیا "کتنا ادب؟ کہ میرے نبی سے آگے نہ بڑھنا" میرے پیغمبر کے سامنے اونچی آواز سے نہ بولنا" تم نے ایسا کیا تو یاد رکھو تمہاری ساری نیکیاں تمہاری ساری نمازیں تمہارے سارے روزے تمہاری تلاوت صدقہ خیرات تمام عبادتیں یہ سب بے کار اور ضائع ہو جائیں گی اور تمہیں اس کا پتا بھی نہیں چلے گا۔

تمام نیکیوں کا برباد اور ضائع ہو جانا یہ مرتد ہونے کی وجہ سے ہوا کرتا ہے کہ مسلمان ہو کر کوئی دوبارہ کافر بن جائے (نعوذ باللہ) لیکن دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کا مقام کتنا اونچا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "کوئی شخص میرے پیغمبر کی بے ادبی کرے گا تو جس طرح مشرک کی کافر کی اور مرتد کی تمام نیکیاں برباد ہیں تو اس گستاخ رسول کی بھی تمام نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں وہی سزا جو کافر کی ہوگی وہی اس کی بھی ہوگی۔"

آپ نے اندازہ لگایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب کتنا اہم اور بے ادبی کتنا بڑا گناہ ہے؟ علماء نے لکھا کہ وہ کافر تو نہیں ہوا پھر ساری نیکیاں کیسے برابر ہوئیں؟ فرمایا: اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کر کے اس نے حضور علیہ السلام کا دل دکھایا انہیں تکلیف پہنچائی اور حضور علیہ السلام کو تکلیف پہنچانا اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچانا ہے تو جو اللہ تعالیٰ اور اس کے

رسول کو تکلیف پہنچاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو توبہ کی توفیق نہیں دیتا پھر وہ کافر ہو جاتا ہے اس کی نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں۔

حضور اکرم قبر اطہر میں زندہ ہیں:

اہل علم نے لکھا ہے کہ یہ حکم آج بھی موجود ہے اگر کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر کھڑا ہو کر صلوٰۃ و سلام پیش کر رہا ہے تو وہاں بھی اس کا اونچی آواز میں صلوٰۃ و سلام پڑھنا اونچی آواز میں بات کرنا اسی طرح گناہ ہی جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ان کے سامنے اونچی آواز میں بولنا گناہ تھا۔ کیوں؟ ہمارا عقیدہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضہ اقدس میں اپنے اسی جسدِ غضری کے ساتھ زندہ ہیں اور جب ہم صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے پیغمبر خود سنتے ہیں اور اس کا جواب دیتے ہیں تو جس طرح عالم دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب تھا وہ عالم کا ادب تھا وہ عالم برزخ میں ہوں تب بھی وہ ادب لازم ہے۔

آپ عمرے کے لئے جائیں حج کے لئے جائیں تو مکہ میں تو آپ اونچی آواز میں پڑھیں گے: "لبیک اللہم لبیک" جتنا اونچا پڑھیں گے اتنا ہی زیادہ ثواب ملے گا جتنی اونچی آواز سے نعرے لگاؤ گے اللہ اتنا ہی خوش ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے گھر میں تو یہ حکم ہے، لیکن جب میرے پیغمبر کے شہر مدینہ میں جانا اور حضور علیہ السلام کی خدمت میں جانا تو پورا وہاں اونچی آواز سے نہیں بلکہ آہستہ آواز سے ادب و احترام کے ساتھ صلوٰۃ و سلام پڑھو۔ اور علماء نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ صرف روضہ اطہر میں نہیں بلکہ پوری مسجد نبوی میں اونچی آواز سے بات نہ کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احترام کا تقاضا یہ ہے کہ پورے شہر مدینہ میں آپ آہستہ آہستہ بولیں اور

بلکہ یہاں تک لکھا ہے کہ جو حکم حضور علیہ السلام کی مجلس میں تھا آج پوری دنیا میں جہاں بھی اور جس مجلس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پڑھی جا رہی ہوں حضور علیہ السلام کا فرمان سنایا جا رہا ہو حضور علیہ السلام کا ارشاد پڑھا جا رہا ہو اس مجلس کا بھی وہی حکم ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کا تھا۔ حضرت کی مجلس بھی گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس ہے۔

ایک ایمان افروز واقعہ:

امام مالک رحمہ اللہ کا واقعہ یاد آ گیا مدینہ منورہ میں بارش کبھی بکھار ہوا کرتی ہے یہ حجاز کا علاقہ گرم علاقہ ہے اور جب مدینہ منورہ میں بارش ہوتی تو اہل مدینہ اس ابر رحمت میں نہانے کے لئے مدینہ سے باہر پہاڑوں کے درمیانی حصے میں چلے جاتے کیونکہ وہاں بارش جب آئے گی اور پہاڑوں سے بھی پانی ٹپکی علاقے میں جائے گا تو پانی میں نہانے کا مزہ آئے گا اور پھر بھی پانی نیچے بھی پانی ہوگا ایک دن بارش ہوئی تو اہل مدینہ باہر جانے لگے۔ امام مالک رحمہ اللہ بڑے عالم صاحب فقہ امام ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے کے قریب بیٹھ کر حضور علیہ السلام کی احادیث و فرامین پڑھایا کرتے تھے آپ بھی جا رہے تھے مدینہ منورہ کے گورنر بھی جا رہے ہیں گورنر مدینہ کی نظر پڑی امام مالک پر تو اپنی سواری آپ کے قریب کر کے کہا: امام مالک! آپ سے ملاقات بڑی خوش نصیبی ہے آپ بھی نہانے کے لئے جا رہے ہیں اور میں بھی جا رہا ہوں راستے میں ہمیں حضور علیہ السلام کی احادیث ہی سناؤ امام مالک کو غصہ آ گیا ناراض ہو گئے اور کہا تمہیں شرم نہیں آتی تمہارے دل میں حضور علیہ السلام کے کلام کا ادب و احترام اور عظمت نہیں ہے تم راہ چلتے جا رہے ہو نہانے کے لئے اور راہ چلتے ہوئے کہتے ہو حضور علیہ السلام کی احادیث سناؤ کیا حضور علیہ السلام کی

احادیث اتنی بے قیمت ہوئی ہیں کہ عام راستوں میں تجھے سنا دوں اگر تیرے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی محبت اور سننے کا شوق ہے تو مسجد نبوی میں آ جائیں جہاں میں حدیث پڑھاتا ہوں ان لوگوں میں حضور علیہ السلام کا ادب و احترام تھا جس چیز کی انسان کے ہاں قیمت ہوتی ہے وہ اس کے پیچھے جاتا ہے اور جس کی قیمت نہ ہو وہ راہ چلتے ہوئے بھی مل جائے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے بارے میں لکھا ہے وہ مدینہ منورہ میں جوتا پہن کر نہیں جاتے تھے بلکہ پیدل چلتے تھے کہیں ایسا نہ ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر میرے پاؤں پڑ جائیں اور بعض کے بارے میں لکھا ہے وہ قضائے حاجت کے لئے مدینہ منورہ سے دور جاتے تاکہ کہیں بے ادبی نہ ہو جائے ہمارے دین کی بنیاد ادب پر ہے جس نے ادب کیا اس نے پایا اللہ تعالیٰ نے ہمیں ادب سکھایا ہے اللہ کا ادب اللہ کے پیغمبروں کا ادب اللہ نے دین کا ادب حتیٰ کہ قرآن اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کا ادب۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "لا یمسہ الا مطہرون" کہ "جس کا وضو نہیں وہ میرے قرآن کو ہاتھ نہ لگائے" مسجد کا احترام بتایا جوتے اتار کر مسجد میں آؤ ہمارے پورے دین میں ادب ہے اور جب قرآن کا اتنا ادب ہے تو جس ہستی پر قرآن اترا اس کا کتنا ادب ہوگا؟ جس کی برکت سے ہمیں قرآن ملا اور اللہ تعالیٰ ملا ہے اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو ہمیں اللہ تعالیٰ کا بھی پتا نہ چلتا ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور احکام کا تعارف بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرایا۔

امام مالک رحمہ اللہ نے گورنر سے کہا کہ اگر تمہیں شوق ہے تو چل کر میرے پاس آؤ اپنے دل میں عظمت طلب ادب و احترام لے کر آؤ مدینہ منورہ

کا گورنر بھی گھبرا گیا کہ مجھ سے گستاخی بے ادبی اور غلطی ہوئی اس کو احساس ہوا میں سوچتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو کس آدمی کی کیا ادا پسند آجائے اور اس بنا پر اللہ تعالیٰ بخش دے۔ فہد بن عبدالعزیز مرحوم جو شاہ فہد کہلاتے تھے انہوں نے یہ حکم جاری کیا کہ مجھے بادشاہ نہ کہا جائے مجھے حرمین شریفین کا خادم اور چوکیدار کہا جائے میرے نام کے ساتھ خادم الحرمین الشریفین لکھا جائے میں کے اور مدینے کا خادم ہوں اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ ادا یقیناً پسند آئے گی اور اس کے بدلے ان کو بخشیں گے انشاء اللہ یہ ادب و احترام تھا۔

حضرت نانوتوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میری تمنا ہے کہ میں مدینہ منورہ میں مروں اور مدینہ منورہ کے جانوروں کی خوراک بن جاؤں کہتے ہیں:

جیوں تو ساتھ سجان حرم کے تیرے پھروں مروں تو کھائیں مدینہ کے مرغ و مار

مدینہ منورہ کے گورنر کو جب غلطی کا احساس ہوا تو واپس آ کر اپنے آپ کو مدینے کی عدالت میں پیش کیا اور مدعا بیان کیا اور کہا کہ اس کی جو سزا ہو مجھے دیں تاکہ میں کل حضور علیہ السلام کے سامنے شرمندہ نہ ہوں کہ حضور علیہ السلام کے شہر کا گورنر ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کی عظمت اس کے دل میں نہیں۔ مدینہ منورہ کے جج نے کہا: تمہیں چالیس کوڑے لگائے جائیں گے اس نے اپنے اوپر سزا جاری کروائی مدینے کے گورنر کو چالیس کوڑے لگائے گئے کوڑے کھانے کے بعد گورنر مسجد نبوی میں امام مالک کی مجلس میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اب میں سزا جمیل کرا آیا ہوں اب میں ارادہ اور طلب لے کر آیا ہوں مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنا دیجئے۔ امام مالک نے کہا: بیٹھو ایک دو تین چالیس احادیث سنا ڈالیں جب چالیس احادیث پوری ہوئیں تو گورنر مدینہ نے کہا کہ امام مالک کل میں

نے آپ سے ایک حدیث سننا چاہی تو آپ نے مجھے ڈانٹ دیا اور آج میں ایک سننے آیا تو آپ نے مجھے چالیس احادیث سنا دیں تو امام مالک نے فرمایا تم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی عظمت میں مار کھائی ہے کوڑے کھائے ہیں میرا دل چاہا کہ میں ہر کوڑے کے بدلے میں تجھے ایک حدیث سناؤ چالیس کوڑے کھائے تو میں نے تمہیں چالیس احادیث سنائی ہیں تو گورنر مدینہ کہتا ہے کہ کاش! مجھے یہ معلوم ہوتا کہ ہر کوڑے کے بدلے ایک حدیث ملتی ہے تو میں چالیس سے زیادہ کوڑے کھاتا یہ سب کیا تھا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کی اتنی محبت و عظمت ہے تو حضور علیہ السلام کی ذات کی کتنی محبت و عظمت ہوگی؟ مسلمان کا سب سے بڑا سرمایہ حضور علیہ السلام کی محبت اور عظمت ہے وہ گناہگار تو ہو سکتا ہے مگر گستاخ رسول نہیں ہو سکتا۔

مغربی دنیا کو یہ سمجھنا چاہئے کہ مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں مگر اپنے نبی کی توہین برداشت نہیں کر سکتے یورپ اپنے دلوں میں اپنے خدا کی اپنے پیغمبر کی اور اپنی کتاب کی عظمت نہیں رکھتے تو وہ یہ نہ سمجھیں کہ اگر ان کے دل خالی ہیں تو مسلمانوں کے دل بھی خالی ہوں گے مسلمانوں کا دل اللہ رسول اپنے دین اور اپنی کتاب کی محبت سے بھرا ہوا ہے بلکہ تمام نبیوں اور تمام آسمانی کتابوں کی عظمت اور محبت سے مسلمانوں کے دل لبریز ہیں یہ کسی نبی اور کسی کتاب جو اللہ تعالیٰ نے اتاری اس کی توہین برداشت نہیں کر سکتے یہ اس کے لئے کٹ سکتا ہے یہ اس کے لئے مر سکتا ہے فاقے برداشت کر سکتا ہے یہ پوری دنیا کی نظروں میں مر سکتا ہے لیکن پیغمبر کی توہین برداشت نہیں کر سکتا اور اب مغرب کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں کہ مسلمان جتنا بھی گناہگار ہو لیکن اپنے نبی کی توہین کا روادار نہیں ہو سکتا۔

☆☆.....☆☆

تحفظ ناموس رسالت گنوشن ملتان

مسلمان تمام تجارتی تحریک میں شامل ہوں گے۔
 مولانا رشید احمد ارشد صدر جموں و کشمیر مسلم
 کانفرنس نے کہا کہ ملکی سطح پر تمام قائدین کا مشترکہ
 بیان کامیابی کا باعث ہوگا۔ اس تحریک کا نام تحفظ
 مقام مصطفیٰ ہو۔ ۳/ مارچ کی ہڑتال اور تحریک
 جاری رہنی چاہئے۔ ملتان کے خطباء کو بھی علیحدہ
 دعوت دی جائے تاکہ ہر مسجد سے جلوس کی شکل میں
 مظاہرہ میں ہو۔

مولانا مفتی منظور احمد تونسوی نے بھرپور
 تعاون کا اعلان کیا اور کہا کہ اس تحریک کو سیاست کی
 نظر نہ کیا جائے۔

علامہ سید خالد محمود ندیم ڈپٹی جنرل سیکریٹری
 جمعیت اہلحدیث پنجاب نے کہا کہ محبت نبوی کا
 تقاضا ہے کہ بغیر دعوت کے بھی ان پروگراموں میں
 شرکت کی جائے۔ عالم اسلام سراپا احتجاج ہے
 حکمران اس میں پوری طرح ملوث ہیں کیونکہ
 حکمرانوں کی تائید دشمنان رسالت کے ساتھ ہے
 اس سلسلہ میں مرکزی جمعیت اہلحدیث آپ کے
 ساتھ ہے۔ دینی مدارس، عصری تعلیمی اداروں کے
 طلبہ سے بھی رابطہ کیا جائے۔

علامہ عبدالحق مجاہد نائب صدر مرکزی مجلس
 علماء اہلسنت پاکستان نے کہا کہ امت مسلمہ اتلا و
 آزمائش سے گزر رہی ہے انہوں نے کہا کہ اس مسئلہ
 کو عارضی طور پر نہیں مستقل بنیادوں پر لینا چاہئے۔

لیس گئے تاکہ تحریک عمران خان کو بھی شرکت کی
 دعوت دیں گے۔

خالد محمود قریشی صدر انجمن تاجران نے کہا کہ
 تحریک حرمت رسول کے سلسلہ میں مرکزی انجمن
 تاجران کے نمائندگان سے رابطہ کر لیا جائے تاکہ
 ہڑتال بھرپور ہو اور اس کا تاجر برادری بھی اعلان
 کر سکے۔

حافظ اللہ دتہ کاشف ناظم ضلعی اسمبلی نے کہا
 کہ پہلی مرتبہ ملت اسلامیہ کے متفقہ احتجاج سے
 مسلمانوں میں عالمی سطح پر بیداری کی لہر اٹھی ہے۔
 اس تحریک میں ملکی سطح پر تاجر برادری کا کردار کلیدی رہا



ہے۔ انہوں نے کہا:

بتان رنگ و بو کو تو ذکر ملت میں گم ہو جا
 نہ ایرانی رہے باقی نہ تورانی نہ افغانی
 جناب محمد ابراہیم خان صدر پی ڈی پی ملتان
 نے کہا کہ کوشش کریں گے کہ نوابزادہ منصور احمد خان
 بھی مظاہرہ میں شرکت کر سکیں۔

مولانا عنایت اللہ رحمانی نے تجویز پیش کی کہ
 قلعہ پر احتجاجی جمعہ ہو تو اس کے اثرات بہت زیادہ
 ہوں گے۔

تاجر رہنما محمد اختر بٹ نے کہا کہ اس ایٹھو پر
 دورائیں نہیں ہیں اجتماعی فیصلہ موثر رہے گا بحیثیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام
 ناموس رسالت گنوشن ۲۶/ فروری ۲۰۰۶ء کو دفتر ختم
 نبوت میں منعقد ہوا جس کی صدارت مولانا
 عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ نے کی جبکہ تلاوت
 مولانا عنایت اللہ رحمانی نے کی۔

جے یو پی کے حافظ ظفر قریشی نے ہڑتال اور
 مظاہرہ کی کامیابی کے لئے تاجر برادری سے تعاون
 کی درخواست کی۔

تاجر راہنما عبید الرحمن انصاری نے کہا کہ
 ملتان کو سیل کیا جا رہا ہے جو حکمرانوں کے لئے باعث
 شرم ہے اسل ٹریڈرز کی ایسوسی ایشن جس میں ۱۸۰
 تاجر تنظیمیں شامل ہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی
 آواز پر لبیک کہیں گی اور ریلی میں بھرپور شرکت
 کریں گی۔

چوہدری مسعود احمد جنرل سیکریٹری جماعت
 اسلامی ملتان نے کہا کہ ہڑتال کے سلسلہ میں دو
 رائے نہیں ہیں اس سلسلہ میں احتجاج کو منظم کرنے کی
 ضرورت ہے انہوں نے تمام فیصلوں کی تائید کی۔

قاری عبدالرؤف نائب امیر جے یو آئی نے
 کہا کہ عظمت رسول کے تحفظ کے لئے ہم اپنی قیادت
 کے حکم پر ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔

میجر مجیب احمد صوبائی نائب صدر تحریک
 انصاف پنجاب نے کہا کہ ۳/ مارچ کی کال پر تحریک
 انصاف بھرپور حصہ لے گی جلسہ میں بھی بھرپور حصہ

رابطہ کے لئے کئی بنائی جائے انہوں نے کہا کہ مولانا اللہ وسایا کی معیت میں مختلف اضلاع کے دورے کئے انشاء اللہ العزیز مختلف اضلاع سے کاروان شرکت کریں گے۔ مقامی انتظامیہ سے بھی رابطہ کر لینا چاہئے اور درخواست کی جائے کہ آپ تسلی رکھیں ریلی پُر امن رہے گی پورے شہر کو سیل کرنا اشتعال انگیزی پیدا کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریلی کو پُر امن رکھنے کے لئے انصار الاسلام کے سینکڑوں باوردی رضا کار موجود رہیں گے جو ریلی کو کنٹرول بھی کریں گے اور شہر پسند عناصر پر کڑی نظر بھی رکھیں گے۔

۳/ مارچ کو ملتان میں ہونے والی ریلی کی قیادت قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن مدظلہ فرمائیں گے۔ تحفظ ناموس رسالت کونشن مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔
☆☆.....☆☆

قابل مذمت ہے پُر امن ریلیوں کی اجازت دی جائے۔ ملتان میں خوف و ہراس کی فضاء قابل مذمت ہے بہتر تو یہ تھا کہ اس تحریک میں حکومت بھی شامل ہوتی۔ گرفتاریوں کی مذمت کی۔

مولانا رشید احمد لدھیانوی ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام پنجاب نے کہا کہ فیوض مصطفیٰ کا کیا کہنا جسے جو سعادت ملی انہیں سے ملی اس تحریک میں اللہ پاک مسلمانوں کی طرف سے لاہور اور پشاور میں تشدد شہر پسند عناصر کی طرف ہے۔ اسلام اور اسلام آباد کسی کے باپ کی جاگیر نہیں یہ تحریک خالصتاً دینی اور اعتقادی ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت مشترکہ پیٹ فارم ہے ۳/ مارچ کی ریلی اور مظاہرہ کی میزبانی مجلس نے قبول کی ہے دیگر ہنگاموں سے رابطے بھی جاری ہیں۔
تمام تاجر تنظیموں، سوسائٹیوں، وکلاء تنظیموں سے

راؤ ظفر اقبال نائب امیر جماعت اسلامی پنجاب نے کہا کہ ۳/ مارچ عالمی یوم احتجاج ہے۔ قومی مجلس مشاورت تمام دینی و سیاسی جماعتوں اور نمائندہ افراد کی اجیل ہے۔ ہڑتال کو بھرپور اور کامیاب کیا جائے اور مظاہرہ بھی ملین مارچ کی طرز کا اجتماع ہو۔

رانا محمود الحسن ایم این اے (نواز لیگ) نے پوری دنیا میں شدید رد عمل سامنے آیا ہے پوری دنیا کے مسلمان اکٹھے ہو گئے۔ اس تحریک میں خیر کا پہلو یہ ہے کہ تمام دنیا کے مسلمان مختلف رنگوں، قوموں، نسلوں کے لوگ اکٹھے ہو گئے۔ نائن الیون کے بعد بہت ہی تیزی سے اسلام پھیل رہا ہے۔

ڈاکٹر محمد اکمل مدنی صدر انجمن شہریان جنوبی پنجاب نے کہا کہ سرحد بلوچستان اور سندھ میں ریلیوں پر پابندی نہیں ریلیوں پر پابندی پنجاب میں



TRUSTABLE
MARK

Hameed

BROS
JEWELLERS

3, Mohan Terrace Sharhah-e-iraq Saddar Karachi. Code: 74400

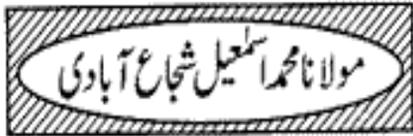
Phone : 5675454, 5215551 Fax : (092-21) -5671503

مسلمانانِ عالم ہر نبی کی شان میں گستاخی کو کفر سمجھتے ہیں

ختم نبوت کانفرنس ملتان کی رپورٹ

چاہے تو یہاں پر ہی تھے مرزا قادیانی کا انجام جہنم میں دیکھا دوں اس نے کہا کہ ایسا ہو بھی جائے تو میں اسے کرامت کی بجائے استدراج کہوں گا۔ روادگی کے وقت حضرت شاہ صاحب نے مولانا محمد صادق بہاولپوری سے کہا کہ اس مقدمہ کا فیصلہ سے پہلے میں مرجاؤں تو مجھے قبر پر سنانا۔ چنانچہ مولانا محمد صادق فیصلہ کے بعد دیوبند تشریف لے گئے اور حضرت کی قبر پر خوشخبری سنائی۔ اکبر جج نے سب سے پہلے قادیانی کے کفر پر مہر لگائی تھی۔ قادیانیوں کے مسلمان کہنا اور قانونی طور پر حرام ہے اور ان کی عبادت گاہ کو مسجد کہنا بھی جرم ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر ڈاکا ڈالا جا رہا ہے۔ جس طرح دیہات میں چور چوری کرنے کے لئے اندھیرے میں پتھر پھینکتا ہے، اگر اہل خانہ جاگ جائیں تو بھاگ جاتا ہے، اسی طرح کفر بھی اہل اسلام کو بار بار ٹٹولتا ہے کہ وہ زندہ ہیں یا ان کی غیرت ایمانی مر چکی ہے۔ نقصان تو بہت بڑا ہوا (امت کا) مگر قائد بھی ہو کہ دنیا کفر کو پتا چلا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانے زندہ ہیں، وہ سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توین برداشت نہیں کر سکتے۔

ذالک..... سب نبیوں سے اعلان کرایا کہ تمہارے نبوت کے ہوتے ہوئے جب آمنہ کلال تشریف لائے تو اس کی نبوت کا اعلان کرو۔ ختم نبوت کی برکت سے تمام دینی جماعتوں کے ذمہ دار اسٹیج پر موجود ہیں اور ہم اعلان کرتے ہیں کہ جو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے گا اس کی گردن کاٹ دی جائے گی۔ ہم پر دو پردیز مسلط ہیں۔ اگر چوہدری برادران نے ختم نبوت کے ڈاکوؤں کی سرپرستی کی تو ہمارے کفن بردار نوجوان آرہے ہیں وہ ختم نبوت کی چوکیداری کرتے ہوئے موت قبول کریں گے۔ اللہ رب



العزت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والوں کا خود جواب دیا ہے۔

مولانا عبدالحق مجاہد نے کہا کہ میں سب علماء کا شکر یہ ادا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ان پر کرداروں رحمتیں نازل کرنے خاص طور پر مجلس عمل کے مقامی علماء جنہوں نے ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے لئے جو جتنا حصہ ڈالے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا مستحق ہے۔

مقدمہ بہاولپور میں علامہ انور شاہ کشمیریؒ جو چلتی پھرتی لائبریری تھے جب سچ اکبر کے سامنے آئے تو قادیانیوں کے وکیل جلال الدین شمس کو کہا اگر تو

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مرکزی دفتر ملتان ۳۱۲/۳ مارچ کو سٹائیکسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔

پہلی نشست ۲/۳ مارچ بعد نماز عشاء منعقد ہوئی جس کی صدارت قائد تحریک ختم نبوت خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ العالی نے کی۔ کانفرنس کا افتتاح حافظ محمد طیب کی تلاوت قرآن پاک اور بعد ازاں حمد و باری تعالیٰ سے ہوا۔

کانفرنس میں ہزاروں افراد نے جوش و جذبہ سے شرکت کی، افتتاحی خطاب مولانا اللہ وسایا نے کیا۔ مولانا نے اپنے خطاب میں کہا کہ مسلمانانِ عالم کسی نبی کی شان میں ادنیٰ سے گستاخی کو کفر سمجھتے ہیں، جبکہ یہود و نصاریٰ گستاخی رسول کو روشن خیالی سے تعبیر کرتے ہیں۔ مسلمانانِ پاکستان اس نام نہاد روشن خیالی کو کفر سمجھتے ہیں اور اسے کسی صورت میں برداشت نہیں کریں گے اور نہ ہی کرنے دیں گے، چاہے کتنی بڑی قربانی کیوں نہ دینی پڑے۔

غلام خالد محمود ندیم جمعیت اہلحدیث نے کہا کہ اللہ نے فرمایا کہ میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوئے کوئی نبی مصلیٰ نہیں کھڑا ہو سکتا۔ رب کا فیصلہ یہ ہے کہ اگر کوئی نبی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں مصلیٰ پر کھڑا ہو جائے تو نفن توئی بعد

ہے کہ توہین کے مرکب اخبار نے تردید کر دی ہے یہ مرزا قادیانی کے بعد سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ آپ نوٹ کریں جو انہوں نے کہا ہے اس پر ان کو قانون کے حوالہ کیا جائے، یورپی یونین سرکاری طور پر اس بات کی گارنٹی دے کہ آئندہ کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ارتکاب نہیں کرے گا جب تک مغرب عنان نہیں دیتا، تحریک جاری رہے گی۔

مولانا محمد عبداللہ صاحب بھکر نے کہا کہ جہاں تک مسئلہ کا تعلق ہے جس سے تمام مسلمان بے چین ہیں، مظاہرے کر رہے ہیں جذبہ کا اظہار کریں ہیں یہ احتجاج پوری دنیا میں ہو رہا ہے کہ گستاخان رسول کو سزا دی جائے جو شرعاً قتل ہے ہمیں حق پہنچاتے ہے کہ ان ملکوں سے مجرموں کو منگوا کر پھانسی دیں جیسا کہ امریکا ہمارے باشندوں کو منگوا کر کرنا ہے۔ حکمرانوں کی غیرت ایمانی کہاں گئی کہ مجرموں کا تو یورپ حمایتی بنا ہوا ہے اور حکمران گونگے بنے ہوئے ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ تمام تجارتی تعلقات، سفارتی تعلقات اور دیگر سرکاری مراسم توڑ دیں اگر پھر بھی باز نہ آئیں تو پروازوں کو روکے اور اپنے ملک پر سے ان کی پروازوں کو منع کر دے پھر کون آئندہ ایسا کرنے کی جرأت کرتا؟ پرویز مشرف کو جب حجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں داخلہ کی سعادت ملی تو شرم اور غیرت کا تقاضا تھا کہ اس کا شکر یہ یوں ادا کرتا کہ وہ ملکوں سے تعلقات ختم کر دیتا۔ ڈنمارک جیسے جمونے ملک کا معاشی بائیکاٹ ہو تو فوراً باز آ جائے۔ غازی علم الدین اور غازی مانک اگر پیدا ہو سکتے ہیں تو ان گستاخوں کو سزا دینے والا بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ جب راج پال نے گستاخی کی تو مجلس عمل کی میٹنگ میں شاہ جی تشریف لائے اور علیحدہ کرہ میں دو رکعت آنسوؤں کی

ناکام کرنا چاہتے ہیں ہر دو گستاخوں کا مقابلہ کریں گے۔ ہماری سیاست مشرف بہ اسلام ہے جو پرویزیت کا مقابلہ کرے گی، ہم پاکستان کو سیکولر اسٹیٹ نہیں بننے دیں گے۔

قاری ظلیل احمد نے حمد و ثناء کے بعد کہا کہ میں اختصار کے ساتھ عالم اسلام کے عالیہ غم کا تذکرہ کروں گا کیونکہ اس اسٹیج پر ہمیشہ ناموس رسالت کا تحفظ ہوتا رہا ہے ہم خیر القرون سے دور ہونے کے باوجود غیرت مند ضرور ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر حملہ برداشت نہیں کریں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو انتہائی عزیز ہیں۔ انتہائی بے شرم ہے (حکومت) جو علماء کے احتجاج کے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ یہ ملانے ایسے ہی ہیں، ہم ان کو کہتے ہیں کہ وہ ویسے ہی ہو گئے (ان کی ہی طرح ہو گئے) جو توہین کرتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے تو نبی تو نبی ہے صحابی کو کچھ کہنے والوں کو کبھی جواب دیا جو میرے نبی کے جاں نثار کو کچھ کہے میں اسے کہتا ہوں پر لے در بے کا بے وقوف ہے، جب خود خدا کو نبی کی توہین برداشت نہیں تو ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کیسے برداشت کر سکتے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاتم کی بیٹی آئی تو اسے واپس کیا گیا اس کے بھائی نے جب پوچھا تو اس نے کہا کہ میں جو عزت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپاہیوں میں محفوظ پائی وہ گھر میں بھی نہیں پائی۔ طالبان کے یہاں بھی قیدی یہ عہد کا دن ہے کہ ختم نبوت کے غداروں اور توہین کے مرکب کو برداشت نہیں کر سکتے لہذا تمام سفیروں کے نکالا جائے اور اشیاء کا بائیکاٹ کیا جائے۔

مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ حکومت کا اعلان

سنانے کے لئے جمع ہیں۔ یہ گناہوں کی بخش اور ان کے کفارہ کا وقت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین قرآن خاتم الکتب اور اسلام خاتم الادیان ہے۔ ہم نے اپنے کردار سے ثابت کرنا ہے کہ کملی والے صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوانے جان دے دیں گے، مگر دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں چھوڑ سکتے۔ آج اس عہد کی تجدید کرتے ہیں کہ اگر کوئی شیطان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس پر تنقید کرنے والا برداشت نہیں۔ دنیا کے تمام انسان مومن کامل کے برابر نہیں اور تمام مومن مقام ولایت کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ تمام اولیاء غوث تک اور تمام غوث صحابہ کے مقام تک نہیں پہنچ سکتے تمام صحابہ کرام و اولیاء و مومن نبی کے مقام تک انبیاء اولی العزم رسولوں تک اور تمام رسول مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام تک نہیں پہنچ سکتے۔ اس کائنات کا خالق بھی یکتا اور اس نے ایک مخلوق ایسی بھی پیدا کی ہے جو مخلوق ہونے میں یکتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سراج منیر بنایا۔ آج سراج منیر کے دین فطرت کی موجودگی میں روشن خیال معاشرہ بنایا جا رہا ہے۔ جس طرح اکبر نے دین الہی بنایا تھا تو سرہند کے بزرگ حضرت مجدد الف ثانی نے اس کا مقابلہ کیا۔ ہم سروں کی قربانی تو دے سکتے ہیں مگر کملی والے صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن نہیں چھوڑیں گے۔ آج اتحاد کی ضرورت ہے مگر ایجنسیاں اختلاف پیدا کرنا چاہتی ہیں۔ جب ۱۹۷۳ء میں علماء کی متحدہ طاقت نے جدوجہد کی تو پارلیمنٹ نے مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔ میں سمجھتا ہوں دینی مدارس کو مٹانے والے مٹ جائیں گے۔ آج یہ عہد کرنا ہے کہ جو گستاخ ملک سے باہر ہیں ان کا بھی اور جو ملک کے اندر غلبہ اسلام کے تحریک کو

بوچھاڑ میں ادا کی پھر میٹنگ میں آ کر فرمایا کہ جلسہ ضرور ہوگا جلسہ ہوا اور ایسا خطاب فرمایا کہ نوجوان بار بار تیار ہوتے رہے آخر غازی علم الدین کامیاب ہوئے اور خود شہادت کا رتبہ پایا۔ شاہ جی کی تقریر آگ اور پانی کا ملاپ تھی جس پر عورتوں نے دودھ پیئے بچوں کے قربان کرنے کے جذبے کا اظہار کیا۔ اس پر انگریز حکومت مجبور ہوئی اور مقدس شخصیات کی گستاخی کی سزا کا قانون پاس کیا۔ صدر پاکستان اگر مسلمانوں کے مطالبات تم نہ مانو گے تو سن لو عزت و ذلت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے کل تم بھی نہیں رہو گے۔ اللہ عوام کے جذبہ کو حکمرانوں کو بھی عطا فرمائے تاکہ وہ اس نازک مسئلہ میں کامیاب ہو سکیں۔

مرکزی ناظم اعلیٰ مجلس علماء اہلسنت اور نامور خطیب مولانا عبدالغفور حقانی نے کہا کہ کانفرنس کی کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں پنجاب کے دورہ میں اس سانحہ پر اسکول کے چھوٹے چھوٹے بچوں کے جذبات دیکھے جہاں نبی کا گستاخ ہو اسے زمین کہیں پناہ نہیں دیتی انگریز جتنی بھی کوشش کرے زمین و آسمان محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے لئے بنی ہے۔ بش اس ملک میں اپنے ناپاک قدم رکھ رہا ہے ہندوستان میں ۳۰ لاکھ آدمیوں نے مظاہرہ کیا بش وقت کا فرعون ہے بچوں کا قاتل ہے ہماری حکومت نے بش کی آمد پر ۳۵ سروں کی سلامی دی (وزیرستان میں ۳۵ آدمیوں کو شہید کیا) جتنے مرضی سرکائو لوگ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا فیصلہ کر چکے ہیں اہل کانسٹی اور دوسرے مجاہدوں کو پکڑ کر پھانسی دی جا سکتی تو پھر ہمارے مجرم بھی ہمیں ملنے چاہئیں۔ لاشوں کی سلامی سے اقتدار کو قرار نہیں مل سکتا۔ پاکستان کی

تمام علمی قیادت یہاں موجود ہے تم نے ۵۸ برس کی پاکستان کی عمر میں ان کا امتحان لیا ہے ان کی نگرانی ہو رہی ہے اور ان کے گھروں کے باہر پولیس ہے تم بسنت کی تقریب اور بے حیائی کے پروگراموں کی سرپرستی کرتے ہو پوری کائنات کے مسلمان میدان میں ہیں تحریک ضرور کامیاب ہوگی تم نے بہت امتحان لے لئے مزید امتحان مت لو ہمارا مرکز بیت اللہ اور ہماری پاور روئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے ہم احتجاج کرتے ہیں سفیروں کو ان ملکوں سے واپس بلاؤ نبی کے گستاخ کے معاملہ میں معافی نہیں ہو سکتی فتح مکہ کے وقت گستاخ ابن ہنظل کو کعبہ کے خلاف چھینے کے باوجود قتل کرنے کا حکم دیا صدیق اکبر کا یہ پیغام ہے کہ اگر کوئی کتا نبی کی شان کو بھونکے تو سب سے پہلے اس کا کام تمام کروں یہ قاسم نانوتوی کا قافلہ ہے روک نہیں سکتے کس کس کو بند کرو گے؟ یہ ختم نبوت کا جلسہ اور نظریاتی اجتماع ہے ہم سمجھتے نہیں کریں گے۔ جنرل صاحب اتم وردی بجاتے ہو ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت بچانے کی فکر میں ہیں قادیانی جتنا بھونکے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اتنی بلند ہوگی۔

کانفرنس کی اس نشست میں دارالعلوم کبیر والا کے مہتمم مولانا ارشاد احمد جامد اشرف العلوم شجاع آباد کے مہتمم مولانا صاحبزادہ عزیز احمد بہلوی مولانا ظفر احمد قاسم شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ خالد ابن ولید و ہاڑی مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مولانا صاحبزادہ ظلیل احمد صاحبزادہ نجیب احمد خانقاہ سراجیہ مولانا غلام مصطفیٰ چناب نگر مولانا عبدالکیم نعمانی مولانا فقیر اللہ اختر مولانا عزیز الرحمن ثانی مولانا عبدالرشید سیال مولانا محمد قاسم رحمانی مولانا عبدالستار حیدری مولانا

عبدالستار گورمانی سمیت متعدد علماء کرام نے شرکت کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہ کر امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

ختم نبوت کانفرنس کی دوسری نشست قلعہ کہنہ قاسم باغ میں ساڑھے گیارہ بجے شروع ہوئی۔ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت کے طالب علم حافظہ محمد قاسم نے کی۔ صدارت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف نے کی۔ کانفرنس سے مولانا محمد قاسم رحمانی بہاولنگر مولانا عبدالکیم نعمانی چیچہ وطنی مولانا راشد مدنی رحیم یار خان مولانا غلام مصطفیٰ چناب نگر قاری شبیر احمد علی پوری قاری جمال ناصر ذریہ غازی خان مولانا رشید احمد لدھیانوی جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام پنجاب جناب اطہر ممتاز شیخ پاکستان مسلم لیگ (نواز گروپ) راؤ ظفر اقبال جماعت اسلامی حافظہ اللہ دتہ کاشف ایڈووکیٹ مہر ضلعی اسمبلی ملتان مولانا خالد محمود ندیم جمعیت اہلحدیث جناب مختار احمد اعوان پاکستان پیپلز پارٹی جناب انتظار قریشی انجمن شہریان ہیرا اعجاز ہاشمی جمعیت علماء پاکستان مولانا محمد عبداللہ امیر جمعیت علماء اسلام پنجاب نے خطاب کیا جبکہ ملک کے معروف نعت خواں چناب فیصل بلال نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ خطبہ جمعہ قائد حزب اختلاف مولانا فضل الرحمن نے دیا اور امامت جمعہ بھی کرائی بعد از نماز جمعہ مولانا رشید احمد لدھیانوی مفتی ہدایت اللہ پسروری نے ہدایات دیں۔ جلسہ نے ریٹی کی شکل اختیار کرنی جس کی

حکمرانوں نے ڈنمارک اور یورپ کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ سرحد کا وزیر اعلیٰ ریلیوں کی قیادت کرتا ہے جبکہ پنجاب کا وزیر اعلیٰ شرکاء پر لٹھیاں برساتا ہے، حکمران ریلیوں پر پابندی لگا کر اپنی نوکری چکی کرنا چاہتے ہیں اور بش کی آمد پر ۴۵ مسلمانوں کو شہید کر کے بش کو تھم دیا ہے۔ امریکا پاکستان کی جغرافیائی سرحدوں پر حملہ کر رہا ہے اور حکمران اس کے اتحادی بن کر مسلمانوں کا خون بہانے میں امداد کر رہے ہیں۔ آخر میں انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو خراج تحسین کرتے ہوئے کہا کہ مجلس نے اس نازک موقع پر کانفرنس، جلسہ مظاہرہ اور ریلی کی میزبانی قبول کر کے ناموس رسالت کی تحریک میں موثر حصہ لیا ہے۔ مولانا فضل الرحمن کی دعا پر مظاہرین پُراہن منتشر ہو گئے۔

☆☆.....☆☆

نے کئی سال سے اسلام اور امت مسلمہ کے خلاف جس جارحیت کا ارتکاب کیا ہے اور اقوام عالم کی آزادی و مسائل پر قبضہ کر کے اس کا نام دہشت گردی کے خلاف جنگ کا نام دیا، گوانتانامو بے میں قرآن کریم کی توہین کی گئی اور مغربی میڈیا نے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کر کے ثابت کر دیا ہے کہ یورپ بالخصوص امریکا کی لڑائی دہشت گردی کے خلاف نہیں بلکہ اصل لڑائی اور سیاست کا استعمال اسلام اور امت مسلمہ کے خلاف ہے۔ انہوں نے ملت اسلامیہ کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ شرق و غرب، شمال و جنوب کا مسلمان جسد واحد کی شکل اختیار کر چکا ہے اور پوری ملت اسلامیہ ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے سڑکوں پر ہے اور یہ کاروان منزل مقصود پر پہنچ کر دم لے گا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام آباد اور لاہور کے مظاہروں کو سبوتاژ کر کے

قیادت مولانا فضل الرحمن، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، جناب لیاقت بلوچ سمیت متحدہ مجلس عمل کے رہنماؤں نے بھی شرکت کی۔

ریلی کے شرکاء یورپی اخبارات امریکا، بش، مش (مشرف) کے خلاف نعرے لگاتے ہوئے انتہائی نظم و ضبط چوک گھنٹہ گھنٹہ میں احتجاجی جلسہ ہوا، جس سے قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن، جناب لیاقت بلوچ اور پاکستان جمہوری پارٹی کے صدارت نواز اداہ منصور احمد خان نے خطاب کیا، نواز اداہ منصور خان کے خطاب نے قائد جمہوریت نواز اداہ نصر اللہ خان کی یاد تازہ کر دی۔

مولانا فضل الرحمن جنرل سیکرٹری متحدہ مجلس عمل نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ناموس رسالت کے تحفظ کا یہ کاروان اپنے اہداف کو حاصل کئے بغیر نہیں رہے گا، انہوں نے کہا کہ امریکا اور مغربی دنیا

ڈیلرز:

مون لائٹ کارپٹ

نیرکارپٹ

ٹمبرکارپٹ

ویس کارپٹ

اولمپیا کارپٹ

یونی ٹیک کارپٹ

مساجد کے لئے
خاص رعایت

جبار کارپٹس

پتہ:

این آر ایونیو، نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک، جی، برکات حیدری، ناظم آباد

فون: 6647655-6646888 فیکس: 0921-21-5671503

E-mail: jabbarcarpet@cyber.net.pk

مولانا غلام مصطفیٰ کی تبلیغی مساعی
 عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ضلع و
 خطیب جامع مسجد ختم نبوت چناب نگر مولانا غلام مصطفیٰ
 نے شاہی جامع مسجد چنیوٹ میں سالانہ شہادت
 کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سیدنا فاروق اعظم
 کے فضائل و مناقب اور ان کی اعلیٰ شخصیت کے سیرت
 و کردار اور ختم نبوت کے موضوع پر تفصیلی خطاب کیا۔
 سالانہ جلسہ شہادت حضرت حسینؑ اور حضرت عمرؓ کی
 شہادت پر جامع مسجد علی المرتضیٰ ٹھکڑاں والا میں
 خطاب کرتے ہوئے ان کی شخصیت کے اعلیٰ اوصاف
 اور امت مسلمہ میں ان کے ہر طرح احترام کے پہلو پر
 روشنی ڈالی اور واضح کیا کہ اسلام کے ان جاں نثاروں
 کے ساتھ محبت اور ان کا احترام اور عقیدت ہمارا ایمان
 ہے۔ مولانا نے ضلع کونسل حال جنگ میں ضلعی امن
 کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کی جس میں ضلعی ناظم و
 ڈی پی او جنگ، صوبائی وزیر محمد اعجاز شفیع فوج کے
 کرنل و بریگیڈیئر تحصیل ناظمین ضلع جنگ کے عطاء
 کرام، ڈی پی او جنگ و دیگر افسران شریک ہوئے
 محرم الحرام میں امن کے سلسلے میں یہ اجلاس ہوا جس
 میں مولانا غلام مصطفیٰ خطیب چناب نگر نے کہا کہ
 قادیانی ملک امت اور اسلام کے نغز ہیں ان پر کڑی
 نگاہ رکھی جائے یہ کسی بھی صورت میں ملک کا امن تباہ
 کرنے میں کوئی موقع ہاتھ سے رازیاں نہیں جانے
 دیں گے۔ دریں اثنا موضع ڈاور میں قادیانیوں نے
 راتوں رات عبادت گاہ تعمیر کر لی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم
 نبوت کے ضلع و چناب نگر کے خطیب کو اس بات کا علم
 ہوا تو انہوں نے ڈی پی او ضلع جنگ سے ملاقات
 کر کے بتایا کہ قادیانی ۱۹۶۱ء سے لے کر اب تک ہر
 دو تین سال بعد کوشش کرتے ہیں لیکن ناکام ہو جاتے
 ہیں۔ مولانا غلام مصطفیٰ کو ڈی پی او جنگ نے یقین

دہانی کرائی اور فوری طور پر چناب نگر کی انتظامیہ کو کہا
 کہ قادیانی عبادت گاہ کو فوری طور پر گرایا جائے۔
 مولانا غلام مصطفیٰ مولانا محمد عبدالوارث نے ایس ایچ
 او چناب نگر کے ہمراہ موضع ڈاور پہنچے جہاں قادیانی
 مرزازے کو منہدم کیا گیا۔ اس موقع پر علاقہ کے
 مسلمان کثیر تعداد میں موجود تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم
 نبوت کے رہنماؤں و خطیب چناب نگر مولانا غلام
 مصطفیٰ نے ڈی پی او جنگ و مقامی انتظامیہ کا اس پر
 شکریہ ادا کیا اور مسلمانوں نے خطیب چناب نگر مولانا
 غلام مصطفیٰ کو مبارکباد پیش کی۔

چناب نگر میں شبان ختم نبوت کا قیام

اور عہدیداروں کا انتخاب

شبان ختم نبوت چناب نگر کا عہدیداران کا
 انتخاب ہوا جس میں صدر شبان ختم نبوت: چوہدری محمد
 عثمان تارڑ نائب صدر: حافظہ راحت نواز نیازی، جنرل
 سیکرٹری: رانا ظہیر حسن، جوائنٹ سیکرٹری: رانا مظفر
 سیکرٹری اطلاعات و نشریات: محمد زاہد سلیم، قاتان
 سیکرٹری: حافظہ محمد امجد و چوہدری جاوید سرپرست
 اعلیٰ: مولانا غلام مصطفیٰ کو منتخب کیا گیا۔ شبان ختم نبوت
 کے کارکنان نے ان عہدیداروں کو مبارکباد پیش کی
 ان عہدیداران نے علاقہ میں فلاحی و سماجی کام شروع
 کر دیئے ہیں۔

پریشان حال اور مایوس لوگ کثرت

سے درود شریف پڑھا کریں

ماہنامہ (پ ر) پریشان حال اور مایوس لوگوں
 کے لئے ہمارا پیغام یہ ہے کہ کثرت سے درود شریف
 پڑھا کریں۔ درود ابراہیمی دل کے غلوں کے ساتھ
 پڑھا جائے تو ہزاروں مصائب دور ہو جائیں گے۔
 ان خیالات کا اظہار مولانا قاضی محمد اسرار نیل گڑگی نے

”ہمارے مسائل کا حل درود شریف کے کثرت سے پڑھنے میں
 ہے“ کے عنوان سے جامع مسجد صدیق اکبر میں خطاب
 کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ درود شریف وہ
 عبادت ہے کہ جب کی جاتی ہے تو فوراً اللہ تعالیٰ قبول
 فرماتے ہیں۔ دربار رسالت میں جب مسلمان کا درود
 سلام پہنچایا جاتا ہے تو اس کی برکت سے نبی کریمؐ خوش
 ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت خاص نازل فرماتے
 ہیں۔ کائنات میں سب سے بڑا انسان وہ ہے جس
 کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیا اور وہ نبی
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھے ہمارا اور
 ہمارے اکابر کا عمل رہا ہے کہ کثرت سے درود پڑھا
 جائے۔ دریں اثنا جامع مسجد امیر معاویہ میں درس
 قرآن کی تکمیل پر صبح کی نماز کے بعد خطاب کرتے
 ہوئے مولانا قاضی محمد اسرار نیل گڑگی نے کہا کہ امت
 مسلمہ دو ہاتھوں کی وجہ سے تباہی کے دھانے پر چلی گئی
 قرآن سے روگردانی اور آپس کے بے اتفاق ہے پو
 ری دنیا میں امت بے اتفاق کی وجہ سے بھڑے بھڑے
 ہو چکی ہے۔ قرآن سے دوری کو دیکھ کر رونا آتا ہے۔
 قرآن سے دوری اور روگردانی کی وجہ سے پوری دنیا
 میں مسلمان ظلم و ستم کا شکار ہیں۔ اصل عزت دنیا و
 آخرت دونوں میں قرآن کی ہے اور پھر قرآن پاک
 پڑھنے پڑھانے والوں کی ہے۔ قرآن کی تلاوت کی
 وجہ سے اللہ کا عذاب ٹل جاتا ہے ہمارے اکابر نے
 پوری زندگی قرآن کریم کی خدمت میں بسر کی۔ مولانا
 محمود حسن گنگوہی مالٹا کی جیل میں قرآن کا ترجمہ اور
 تفسیر لکھی انہوں نے مولانا قاری سعید عبداللہ اور اہل
 محلہ کو مبارکباد پیش کی انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں
 لہذا حق پر بھاری ذمہ داری آتی ہے کہ گاؤں گاؤں
 ’مسجد مسجد درس قرآن کا اہتمام کریں انہوں نے مولانا
 قاری محمد افضل مرحوم کے لئے دعائے مغفرت بھی کی۔

فرمائے یہ ہادی لائبریری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہندو آدم کے زیر اہتمام

فرمائے یہ ہادی لائبریری

اکیسویں سالانہ

ختم نبوت کانفرنس

نائب سربراہ سنی: مخدوم المشائخ، خواجہ خواجگان، حضرت مولانا محمد خان محمد دامت برکاتہم، کندیاں شریف، میانوالی

قطب وقت، حضرت اقدس مولانا سید نفیس شاہ، حسینی مدظلہ العالی، لاہور

نائب سربراہ سنی: جرنیل ختم نبوت

حضرت علامہ احمد میاں حماد کی مدظلہ العالی
صوبائی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ

نائب سربراہ سنی: مفکر ختم نبوت، مجاہد ملت

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ العالی
مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان، پاکستان

نعت خوان:

الحاج امداد اللہ صاحب پھلپ ٹو، سکھر

نماوت قرآن کریم:

قاری القراء قاری عبدالحمید انڈھڑ، حیدرآباد

بمقام:

دن کی نشستیں مرکزی جامع مسجد ختم نبوت،
رات کی نشست ایم اے جناح روڈ پر ہوگی

بزرگوار:

بتاریخ: ۷/اپریل ۲۰۰۶ء، بروز جمعہ المبارک
بوقت: صبح دس بجے تا رات گئے

مہمانانہ گلگرمادی:

جامع المعتقل والمعتقل حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی صاحب سجاد، شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب ملتان،
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد مراد ہالچوی صاحب سکھر، حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی صاحب سرگودھا،
جانشین لدھیانوی حضرت مولانا مفتی سعید احمد جلال پوری صاحب کراچی، حضرت مولانا صبغة اللہ جوگی صاحب کنڈیارو،
حضرت مولانا قاضی احسان احمد کراچی، حضرت مولانا محمد نذر عثمانی حیدرآباد، حضرت مولانا محمد علی صدیقی میرپور خاص،
مفتی حفیظ الرحمن علامہ محمد راشد مدنی، مفتی محمد طاہر کی ہندو آدم، مولانا محمد انور منظور احمد میو، راجپوت ایڈووکیٹ کراچی

شعرا رسالت کے پروانوں سے جووق در جووق شرکت کی استدعا ہے

لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و شبان ختم نبوت ہندو آدم فون: 0235-571613-0333-2881703

لاہور